درسِ نظامی کی شہرۂ آفاق کتاب نورالانوار
کی جدید اور عام فہم تلخیص

تلخیص الانوار

لِحل تقسیمات

نور الانوار

ضبطِ مُرتب

مولانا سید عبد المصور اسماعیلزئی
اُستاذ ورفیق شعبہ تصنیف جامعہ کنزالعلوم لانڈھی کراچی

مکتبہ عمر فاروقؓ

تلخیص الانوار

لحل تقسیمات

نورالانوار

درسِ نظامی کی شہرہ آفاق کتاب نورالانوار کی جدید اور عام فہم

تلخیص

ضبط و ترتیب

حضرت مولانا سید عبدالمصور اسماعیلزئی

استاذ و رفیق شعبۂ تصنیف جامعہ کنزالعلوم ہڈی مل

توحید آباد لانڈھی کراچی

ناشر

مکتبہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

شاہ فیصل کالونی نمبر 4 کراچی نمبر 25

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب...... تلخیص الانوار لحل تقسیمات نور الانوار

ضبط وترتیب...... حضرت مولانا سید عبد المصور اسماعیلزئی

اشاعت اول...... مئی 2011ء

تعداد........... ۱۱۰۰ ر گیارہ سو

ناشر........... مکتبہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

شاہ فیصل کالونی نمبر 4 کراچی نمبر 25

اسم الطالب ....بن ....

الصف : ....

اسم الجامعة : ....

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	انتساب	۷
۲	تقریظ:۔ حضرت مولانا مفتی نور الدین صاحب پانیزئی مدظلہم	۸
۳	تقریظ:۔ حضرت مولانا محمد اسلم معاویہ صاحب مدظلہم	۹
۴	عرض مؤلف	۱۰
۵	مقدمہ	۱۱
۶	صاحب نور الانوار کے حالاتِ زندگی	۱۵
۷	البحث الاول فی کتاب اللہ	۱۶
۸	کتاب اللہ، سنت، اجماع اور قیاس کی تعریفات	۱۶
۹	ادلہ اربعہ کے درمیان وجہ حصر	۱۷
۱۰	کتاب اللہ کی تعریف اور اس کے تقسیمات	۱۷
۱۱	کتاب اللہ کی پہلی تقسیم صیغہ اور لغت کے اعتبار سے	۱۹
۱۲	خاص کی تعریف اور اس کے اقسام اور حکم	۱۹
۱۳	امر کی تعریف اور اس کا حکم	۲۰

۱۴	امر کے حکم کی دو قسمیں اداء، وقضاء	۲۱
۱۵	اداء کی تقسیم	۲۱
۱۶	اداء کامل، اداء قاصر، اداء شبیہ باالقضاء	۲۲
۱۷	تقسیم قضاء	۲۲
۱۸	قضاء بمثل معقول، قضاء بمثل غیر معقول	۲۲
۱۹	مشابہ باالاداء	۲۳
۲۰	امر کا ماموربہ کے اعتبار سے تقسیمات	۲۳
۲۱	حسن لعینہ کی تعریف وتقسیم	۲۳
۲۲	حسن لغیرہ کی تعریف وتقسیم	۲۳
۲۳	قدرت ممکنہ وقدرت کاملہ کی تعریف	۲۴
۲۴	تقسیم امر	۲۵
۲۵	مطلق عن الوقت کی تعریف	۲۵
۲۶	مقید باالوقت کی تعریف وتقسیم	۲۵
۲۷	بحث النہی	۲۷
۲۸	نہی کی تعریف وتقسیم	۲۷
۲۹	افعال حسی وافعال شرعی کی تعریف	۲۸
۳۰	عام کی تعریف اوراس کے اقسام وحکم	۲۸
۳۱	عام کی تقسیم باعتبار صیغہ ومعنی کے	۲۹
۳۲	من اور ما کا مفہوم اور وجہ فرق	۲۹

۳۳	لفظ کل اور اس کے اخوات	۳۰
۳۴	ماینتہی الی الخصوص کی تقسیم	۳۰
۳۵	مشترک کی تعریف اور اس کا حکم	۳۱
۳۶	مؤول کی تعریف اور اس کا حکم	۳۱
۳۷	کتاب اللہ کی دوسری تقسیم نص کے ظہور معنی کے اعتبار سے	۳۳
۳۸	ظاہر کی تعریف اور اس کا حکم	۳۳
۳۹	نص کی تعریف اور اس کا حکم	۳۳
۴۰	مفسر کی تعریف اور اس کا حکم	۳۴
۴۱	محکم کی تعریف اور اس کا حکم	۳۵
۴۲	ظہور کے اعتبار سے قسم ثانی کا وجہ حصر	۳۶
۴۳	خفی کی تعریف اور اس کا حکم	۳۶
۴۴	مشکل کی تعریف وحکم	۳۷
۴۵	مجمل کی تعریف وحکم	۳۸
۴۶	متشابہ کی تعریف وحکم	۳۹
۴۷	متشابہات کی تقسیم	۴۰
۴۸	خفا کے اعتبار سے قسم ثانی کا وجہ حصر	۴۰
۴۹	کتاب اللہ کی تیسری تقسیم لفظ کے استعمال ہونے کے طریقہ پر	۴۱
۵۰	حقیقت کی تعریف وحکم	۴۱
۵۱	مواقع ترک حقیقت ومجاز	۴۲
۵۲	عمل بالمجاز کے پانچ قرائن	۴۳

۵۳	صریح وکنایہ کی تعریفات واحکامات	۴۳
۵۴	کتاب اللہ کی چوتھی تقسیم	۴۵
۵۵	عبارۃ النص واشارۃ النص کی تعریف وحکم	۴۵
۵۶	دلالت النص واقتضاء النص کی تعریف وحکم	۴۶
۵۷	وجوہ فاسدہ کا بیان	۴۷
۵۸	عزیمت کی تعریف وتقسیم	۴۸
۵۹	رخصت کی تعریف وتقسیم	۵۲
۶۰	باب اقسام السنۃ	۵۵
۶۱	سنت کی تعریف وتقسیم	۵۵
۶۲	خبر متواتر، خبر مشہور، خبر واحد	۵۶
۶۳	احوال رواۃ کا حکم بطریق وجہ حصر	۵۹
۶۴	سنت کی دوسری تقسیم الانقطاع	۶۰
۶۵	سنت کی تیسری تقسیم فی بیان محل الخبر	۶۱
۶۶	سنت کی چوتھی تقسیم فی نفس الخبر	۶۲
۶۷	اس طعن کا بیان جو غیر راوی کی طرف سے لاحق ہو	۶۵
۶۸	ان امور کا بیان جن سے طعن کو قبول نہیں کہا جائے گا	۶۶
۶۹	بیان کے اقسام	۶۷
۷۰	سنت فعلیہ کے اقسام	۷۰
۷۱	باب الاجماع	۷۱
۷۲	باب القیاس	۷۵

☆......☆......☆

انتساب

میں صمیم قلب سے ان عطر بیز و مشک بار اوراق کو طالبان علوم نبویہ کے نام منسوب کرتے ہوئے وارفتگی شوق سے عرض کرتا ہو۔

''گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف''

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

حضرت مولانا مفتی نورالدین صاحب پانیزئی مدظلہ العالیہ

استاذ الحدیث جامعہ حمادیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم. امّابعد!

علم اصول الفقہ میں ''نورالانوار'' ایک آسان کتاب ضرور ہے، لیکن زیادہ طویل ہونے کی وجہ سے طلبہ کو اس سے اصول اربعہ کے اقسام کی تعریفات، احکامات، اور اصطلاحات کو یاد کرنے میں بڑی دقت پیش آتی ہے۔ اس لئے کافی عرصہ سے بندہ کی یہ خواہش تھی کہ کوئی صاحب قلم اور فن اصول الفقہ کا ماہر نورالانوار کی ایک ایسی عام فہم اردو میں تلخیص کرے جس سے نہ صرف نورالانوار کو ضبط کرنا آسان ہو، بلکہ نصاب میں داخل اصول الفقہ کی دیگر کتابوں کو سمجھنے اور ضبط کرنے میں مفید ہو۔

اللہ تعالیٰ نے بندے کی یہ خواہش پوری فرمائی اور میرے انتہائی قریبی دوست خانوادہ رسول ﷺ حضرت مولانا سید عبدالمصور مدظلہٗ نے بندہ کی خواہش کے عین مطابق تلخیص لکھی۔ جس سے دل بہت مسرور ہوا۔ بندہ کی رائے یہ ہے کہ اس تلخیص سے پوری کتاب کو اجمالاً یاد کرنا کوئی شکل نہیں رہا۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس تلخیص کو ہر طرح نافع بنائے اور موصوف کو جزائے خیر اور فلاح دارین نصیب فرمائے۔ آمین

والسلام

نورالدین پانیزئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

حضرت مولانا محمد اسلم معاویہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ

استاذ جامعہ ابراہیم الاسلامیہ ملک سوسائٹی کراچی

نحمدہ ونصلی علی رسولہٖ الکریم. امّابعد!

خاندان سادات کے چشم و چراغ برادر عزیز مولنا سید عبدالمصور صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی یہ تیسری تالیف لطیف منصۂ شہود پر آ رہی ہے۔

موصوف نے اصول فقہ کی شہرآفاق کتاب ''نورالانوار'' کے مباحث کی تقسیمات کو بہت ہی احسن واجمل انداز سے حل کر کے اہل علم کے طبقہ پر احسان عظیم فرمایا ہے۔

اللہ کریم مولانا موصوف کے علمی و عملی صلاحیتوں میں ترقی نصیب فرمائیں اور ان کی سعی کو قبول فرمائیں۔ آمین

والسلام

خیراندیش

محمد اسلم معاویہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مؤلف

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

آنجناب کے ہاتھوں میں موجود رسالہ المسمی ''تلخیص الانوار لحل تقسیمات نورالانوار'' اصول فقہ پر لکھی گئی عظیم الشان کتاب نورالانوار کے مباحث کی تقسیمات ہیں، ان تقسیمات میں سے ہر ایک کی تعریف، مثال، حکم، اور وجہ حصر کو نورالانوار ہی کے طرز پر جمع کیا گیا جس کے یاد کرنے سے طلباء کو نورالانوار کی مباحث مہمہ کے حل کرنے میں آسانی ہوگی اور درس نظامی میں شامل دیگر کتب اصول الفقیہ کے حل کرنے میں معاون ہوگا۔ اور امتحانات کی تیاری میں بہترین معین ومددگار ثابت ہوگا۔

اس موقع پر عزیزم مولانا انور بررشوی صاحب، جناب محمد اشرف صاحب، جناب ہمایوں صاحب کی بے لوث خدمات کو فراموش نہیں کر سکتا، جنہوں نے تالیف کتاب کے ہر موقع پر میرا ساتھ دیا۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کے علم وعمل میں دن دگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائیں۔ اور اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس کاوش کو اپنے دربار عالیہ میں شرف قبولیت سے نوازے۔ میری اور میرے والدین، اساتذہ کرام ومشائخ عظام کی مغفرت اور رفع درجات کا باعث بنائیں۔ آمین

نوٹ:۔ اس کتابچہ کے لکھنے میں غلطی بھی ہو سکتی ہے برائے مہربانی غلطی پر مطلع کریں تاکہ دوسرے ایڈیشن میں غلطی کا ازالہ کیا جا سکے۔

والسلام

سید عبدالمصور اسماعیلزئی

یکم محرم الحرام ۱۴۳۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد للّٰہ الذی ھدانا الیٰ صراط المستقیم. والصلوٰۃ علی من اختص بالخلق العظیم وعلیٰ اٰلہ الذین قاموا بنصرۃ الدین القویم.

منار اور نور الانوار متن اور شرح دونوں اصول فقہ کی کتابیں ہیں۔فن اصول الفقہ سے پہلے پانچ چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔

(۱) اصول الفقہ کی تعریف (۲) اصول الفقہ کی غرض وغایت
(۳) اصول الفقہ کا موضوع (۴) تدوین اصول الفقہ
(۵) ماتن اور شارح کے حالات زندگی

(۱) تعریف اصول الفقہ

اصول الفقہ کی دو تعریفیں ہیں۔(۱) حد اضافی، (۲) حد لقبی۔

(۱) حد اضافی وہ ہے جس میں مضاف اور مضاف الیہ کی تعریف علیحدہ علیحدہ کی جائے۔

(۲) حد لقبی وہ ہے جس میں مضاف اور مضاف الیہ کے مجموعہ کی ایک ہی تعریف کی جائے۔

تعریف حد اضافی

اصول الفقہ، اصول مضاف ہے، اصول ''اصل'' کی جمع ہے اصل کہتے ہیں ما یُبتنیٰ علیہ غیرہ جس پر غیر کی بناء ہو۔

جیسے چھت کے لئے دیوار اصل ہے۔ ''فقہ'' مضاف الیہ ہے ''فقہ'' کا لغوی معنی ہے ''الشق و الفتح'' واضح کرنا، کھولنا۔ اور اصطلاح میں فقہ کہتے ہیں

معرفة النفس ما لها و ما عليها.

''انسان کا اُن چیزوں کو جاننا جو اسکو فائدہ دیتی ہو اور جو اسکو نقصان دیتی ہو۔''

تعریف حد لقبی

هو علم بقواعد يتوصل بها المجتهد الىٰ استنباط الاحكام من ادلتها التفصيلية.

''اصول فقہ ایسے قواعد کے جاننے کا نام ہے جن قواعد کے ذریعہ مجتہد ادلہ تفصیلیہ سے احکام کے استنباط کو پہنچتا ہے۔''

(۲) اصول الفقہ کا موضوع

''الادلة و الاحكام'' ادلہ اور احکام ہیں۔

(۳) اصول الفقہ کی غرض و غایۃ:

تحصيل القدرة على استنباط الاحكام من ادلتها التفصيلية.

''ادلہ تفصیلیہ سے احکام نکالنے کی قدرت حاصل کرنا۔''

(۴) اصول الفقہ کا مدون اول

صحیح اور راجح قول کے مطابق علم اصول الفقہ کے مدون اول امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔

(۵) ماتن منار کے حالات زندگی

نام ونسب

منار کے مولف کا نام عبداللہ بن احمد بن محمود ہے کنیت ابوالبرکات اور لقب حافظ الدین نسفی ہے''نسف'' مضافات ترکستان میں واقع ایک مقام کا نام ہے اسی کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ کو نسفی کہا جاتا ہے۔

اساتذہ وشیوخ

آپ کے اساتذہ کرام اور شیوخ کی تعداد بہت ہے لیکن چند مشہور ومعروف شخصیات یہ ہیں۔ محمد بن عبدالستار کردیؒ۔ حمید الدین الضریرؒ اور بدرالدین خواہر زادہؒ۔

تصانیف

متن منار کے علاوہ مختلف فنون میں آپ کی اور بھی نہایت مستند اور معتبر تصانیف ہیں۔جن میں سے

مدارک التنزیل ،حقائق التاویل، کنز الدقائق،وافی.

اور اسکی شرح''کافی''عقیدہ اہل سنت والجماعت زیادہ مشہور ومعروف ہیں۔

متن منار کا تعارف

''منار'' دراصل فخر الاسلام بزدویؒ اور شمس الائمہ سرخسیؒ کی تلخیص ہے۔ جس میں اصول بزدوی ہی کی ترتیب کی زیادہ پابندی کی گئی ہے خود ماتن نے بھی اس متن کی ایک مبسوط شرح المسمی ۔

''کشف الاسرار فی شرح المنار''

لکھی ہے جو نہایت جامع اور مدلل ہے۔

وفات

کتب رجال سے آپ کی سن ولادت کا پتہ نہیں چلتا البتہ آپکی وفات ۷۱۰ھ میں بغداد میں ہوئی۔

صاحب نور الانوار کے حالات زندگی

نام ونسب

آپ کا نام احمد ہے والد ماجد کا نام ابوسعید، ملا جیون سے مشہور ہیں۔ آپ کا نسب شریف سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔

پیدائش وسکونت

آپ کی سن پیدائش غالباً ۱۰۴۸ھ ہے اور آپ کی جائے سکونت قصبہ ''امیٹھی'' ہے۔

تحصیل علوم

آپ نے سات سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا درسیات میں سے اکثر کتب شیخ محمد صادق ترکھی سے پڑھی، سند فراغت ملا لطف اللہ گوروی جہاں آبادی سے حاصل کی۔

دنیا سے رحلت

آپ نے ۱۱۳۰ھ میں کاشانہ فردوس کو نشیمن بنایا پچاس روز کے بعد نعش مبارک دہلی سے امیٹھی لے جاکر آپ کے مدرسہ میں دفن کی گئی۔

البحث الاول فی کتاب اللہ

اصول الشرع چار ہیں

(۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول (۳) اجماع (۴) قیاس

(۱) کتاب اللہ

کتاب اللہ سے مراد قرآن شریف ہے۔مگر تمام قرآن مراد نہیں بلکہ وہ پانچ سو آیات مراد ہیں جن سے احکام کا استنباط ہوتا ہے باقی قرآن، قصص امم وانبیاء، تبشیر وتنذیر، اور رد الباطل وغیرہم ہے

(۲) سنت

سنت سے مراد اگرچہ احادیث رسول ﷺ ہیں مگر جمیع احادیث مراد نہیں بلکہ تین ہزار احادیث مراد ہیں جن سے فقہاء کرام نے احکام مستنبط کئے ہیں۔

(۳) اجماع

اس سے مراد زمانہ کے مجتہد علماء کرام کا اجماع ہے جو کسی قرن (زمانہ) یا بلاد (شہر) کے ساتھ منحصر نہیں۔

(۴) قیاس

اگر مذکورہ تین ادلہ سے حکم معلوم نہ ہو تو قیاس کی طرف رجوع کیا جائے گا، اس کا ماننا بھی ضروری ہے۔

ادلہ اربعہ کے درمیان وجہ حصر

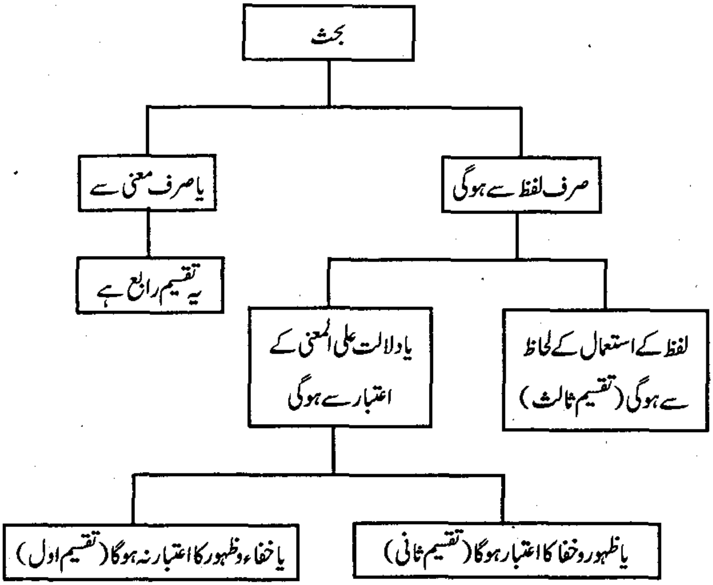

اما الكتاب فالقرآن المنزل على الرسول عليه السلام المكتوب في المصاحف المنقول عنه نقلا متواترا بلا شبهة.

''بہر حال کتاب وہ قرآن ہے جو رسول اللہ ﷺ پر نازل کی گئی ہے اور مصاحف میں لکھی ہوئی ہے اور حضور ﷺ سے بغیر کسی شبہ کے تواتر کیساتھ منقول ہے۔''

فائدہ

قرآن کریم لفظ اور معانی دونوں کے مجموعہ کا نام ہے کسی ایک کا نہیں۔

فائدہ

مصنفؒ نے نظم (لفظ) اور معنی کے اعتبار سے قرآن کریم کی چار تقسیمات

بیان کی ہیں۔پہلی تقسیم کے تحت چار قسمیں ہیں۔

(۱) خاص (۲) عام (۳) مشترک (۴) مؤول

دوسری تقسیم کے تحت بھی چار قسمیں ہیں۔

(۱) ظاہر (۲) نص (۳) مفسر (۴) محکم

چار انکے متقابلات ہیں۔

(۱) خفی، (۲) مشکل (۳) مجمل (۴) متشابہ۔

تیسری تقسیم کی بھی چار قسمیں ہیں۔

(۱) حقیقت (۲) مجاز (۳) صریح (۴) کنایہ۔

چوتھی تقسیم کے تحت بھی چار قسمیں ہیں۔

(۱) استدلال بعبارۃ النص (۲) استدلال باشارۃ النص

(۳) استدلال بدلالۃ النص (۴) استدلال باقتضاء النص

چاروں تقسیمات کے درمیان وجہ حصر

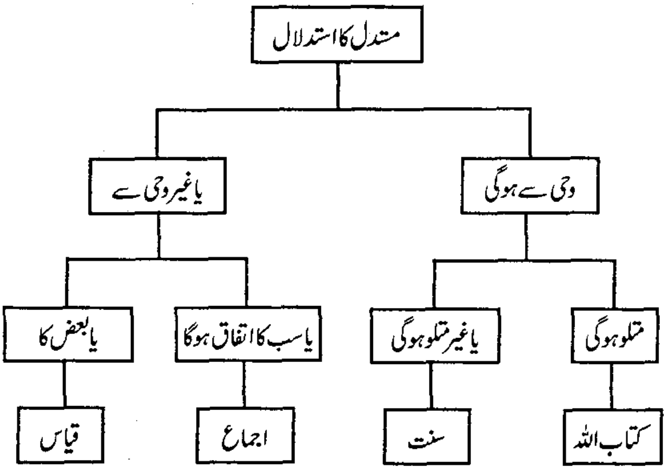

پہلی تقسیم صیغہ اور لغت کے اعتبار سے

یہ چار ہیں۔ (۱) خاص (۲) عام (۳) مشترک (۴) مؤول

(۱) خاص

کل لفظ وضع لمعنی معلوم علی الانفراد۔

''خاص ہر وہ لفظ ہے جس کو معنی معلوم کے لئے وضع کیا گیا ہو علی الانفراد۔''

خاص کی تقسیم

خاص کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) خصوص الجنس، (۲) خصوص النوع، (۳) خصوص العین

(۱) خصوص الجنس

معنی کے اعتبار سے اس کی جنس خاص ہو جن افراد پر صادق آتی ہو وہ متعدد ہوں جیسے انسان۔

(۲) خصوص النوع

معنی کے اعتبار سے اس کی نوع خاص ہو اگر چہ جن افراد پر صادق آتی ہو وہ متعدد ہوں جیسے رجل۔

(۳) خصوص العین

وہ شخص معین کے لئے ہو اور معنی کے اعتبار سے ذات مخصوص پر دلالت کرتا ہو جیسے زید شخص معلوم کا نام ہے۔

خاص کا حکم

وحکمه ان یتناول الخصوص قطعا ولا یحتمل البیان لکونه بیناً.

''اور خاص کا حکم یہ ہے کہ ہر مخصوص کو قطعی طور پر شامل ہوتا ہے اور بذات خود واضح ہونے کی وجہ سے وضاحت کا احتمال نہیں رکھتا۔''

مثال: جیسے تعدیل ارکان رکوع وسجدہ میں امام شافعیؒ کے نزدیک فرض ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے امام شافعیؒ کی دلیل حدیث اعرابی ہے اور امام ابوحنیفہؒ کی دلیل کہ اللہ تعالیٰ کا قول: وارکعوا واسجدوا خاص ہے معنی معلوم کے لئے وضع کیا گیا ہے اور خاص توضیح وتفسیر کا احتمال نہیں رکھتا لہٰذا نفس رکوع وسجدہ فرض ہے کتاب اللہ کے خاص وارکعوا واسجدوا سے اور تعدیلِ ارکان واجب ہے حدیث اعرابی کی رو سے۔

البحث الامر

فائدہ: امر ونہی کوئی الگ قسم نہیں ہیں بلکہ یہ خاص ہی کے اقسام ہیں۔

امر کی تعریف

قول القائل لغیره علی سبیل الاستعلاء اِفُعَلُ.

''کہنے والے کا کہنا غیر سے خود کو بلند مرتبہ سمجھتے ہوئے ''افعل'' کر۔''

تشریح

یعنی کہنے والا خود کو بلند مرتبے والا سمجھتے ہوئے مخاطب کو صیغہ امر سے کسی کام

کے کرنے کا حکم کرے۔

امر کا حکم

وموجبه الوجوب لا الندب والا باحة والتوقف سواء کان بعد الحظر اوقبله.

''امر کا موجب (حکم) وجوب ہے۔ندب، اباحت، اور توقف نہیں خواہ وہ حکم ممانعت کے بعد ہو یا اس سے پہلے۔''

تشریح

یعنی امر سے جو حکم ثابت ہوگا اس پر عمل کرنا واجب ہوگا۔ مستحب، مباح، اور توقف امر کا موجب نہیں بن سکتا اس لئے کہ تارک امر مستحق وعید ہے۔امر کے حکم کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اداء (۲) قضاء

(۱) اداء

وهو تسليم عين الواجب بالامر.

''اور وہ بعینہ اس شیء کو جو امر سے واجب ہوتی ہے سپرد کرنا ہے۔''

(۲) قضاء

وهوتسليم مثل الواجب به.

''اور وہ واجب بالامر کے مثل کو سپرد کرنا ہے۔''

ادا کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) اداء کامل (۲) اداء قاصر (۳) اداء مشابہ بالقضاء

(۱) اداء کامل

کسی چیز کو اسی طریقے سے ادا کیا جائے جس طرح سے شارع نے اس کو مشروع کیا ہو جیسے پانچ وقت کی نماز باجماعت ادا کرنا۔

(۲) اداء قاصر

شریعت کے مشروع کردہ طریقے سے ادا نہ کیا جائے بلکہ کچھ کمی بیشی کے ساتھ ادا کرے جیسے منفرد شخص کی نماز۔

(۳) اداء مشابہ بالقضاء

جس طریقے سے شارع نے اس پر لازم کیا تھا اس طریقے سے ادا نہ کرے جیسے لاحق کی نماز۔

قضاء کی بھی تین قسمیں ہیں۔

(۱) قضاء مثل معقول (۲) قضاء مثل غیر معقول (۳) قضاء مشابہ بالاداء

(۱) قضاء مثل معقول

وہ قضاء ہے جس کی عین کے ساتھ مماثلت عقل سے سمجھ میں آتی ہو شریعت سے قطع نظر کرتے ہوئے۔ مثال جیسے روزے کی قضاء روزے سے کرنا۔

(۲) قضاء مثل غیر معقول

وہ قضاء ہے جس کی عین کے ساتھ مماثلت صرف شریعت سے سمجھ میں آتی ہو عقل سمجھنے سے قاصر ہو۔

مثال: جیسے روزے کی قضاء فدیہ سے۔

(۳) قضاء مشابہ بالاداء

وہ قضاء ہے جس میں حقیقۃً یا حکماً اداء کا معنی پایا جاتا ہو جیسے حالت رکوع میں امام کو پانا پوری رکعت کو پالینا ہے۔

امر کا مامور بہ کے اعتبار سے تقسیمات

مامور بہ کی حسن کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں۔

(۱) حسن لعینہ (۲) حسن لغیرہ

(۱) حسن لعینہ: بغیر کسی واسطے کے مامور بہ کی ذات میں حسن ہو اسکی تین قسمیں ہیں۔

(۱) حسن مامور بہ سے کبھی بھی ساقط نہ ہوتا ہو۔ جیسے تصدیق بالایمان۔ کیونکہ تصدیق بالایمان کسی بھی حالت میں ساقط نہیں ہے۔

(۲) کسی عذر کی وجہ سے کبھی کبھی حسن ساقط ہو جائے۔ جیسے حیض ونفاس میں نماز کا ساقط ہونا۔

(۳) معنی کے اعتبار سے وہ ملحق ہو حسن لعینہ کے ساتھ اور مشابہ ہو حسن لغیرہ کے ساتھ۔ جیسے زکوٰۃ کہ ظاہری اعتبار سے مال کو ضائع کرنا ہے لیکن اس کے اندر حسن آیا ہے غریب کی حاجت پوری کرنے کی وجہ سے جو کہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے اور غریب کا حاجت مند ہونا اپنے اختیار میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہے۔

(۲) حسن لغیرہ: وہ مامور بہ ہے جس میں حسن غیر کی وجہ سے آیا ہو اس کی

بھی تین قسمیں ہیں۔

(۱) وہ غیر نفس مامور بہ کو ادا کرنے سے ادا نہ ہوگا جیسے وضو فی ذاتہ پانی اور وقت کو ضائع کرنا صفائی اور ٹھنڈک حاصل کرنا ہے لیکن اس میں حسن آیا ہے نماز کی وجہ سے اور نماز صرف وضو کے کرنے سے ادا نہیں ہوتی بلکہ الگ سے ادا کرنی پڑتی ہے۔

(۲) وہ غیر مامور بہ کو ادا کرنے سے ادا ہو جائے گا جیسے جہاد، فی ذاتہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو عذاب دینا ہے، دہشت پھیلانا ہے لیکن اعلاء کلمۃ اللہ کی وجہ سے اس میں حسن آیا ہے۔ اور اعلاء کلمۃ اللہ صرف جہاد سے ادا ہوگا اس کے لئے الگ فعل کی ضرورت نہیں۔

(۳) مامور بہ میں حسن اس کی شرط میں حسن ہونے کی وجہ سے ہو جیسے قدرت کا پانا کسی چیز پر یعنی وضو کے لئے پانی پر قدرت پانا یا صحت مند ہونا وغیرہ۔

قدرت کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) قدرت مطلق، (۲) قدرت کامل

(۱) **مطلق قدرت**: یہ اس ادنیٰ قدرت کا نام ہے جس کی وجہ سے مکلّف مامور بہ کے ادا کرنے پر قادر ہوتا ہے اور یہ امر کے ادا کرنے کے لئے شرط ہے اور اتنی مقدار شرط ہے جس میں مامور بہ کو ادا کر سکے مثلاً ہر نماز کے لئے اتنے وقت کا ملنا جس میں فرض نماز پڑھی جا سکتی ہو۔

(۲) **قدرت کاملہ**: اس کو قدرت میسرہ بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں مامور بہ کو ادا کرنا آسان ہو جاتا ہے جیسے زکوٰۃ کے نصاب کا مالک بن جانے سے زکوٰۃ تو فرض ہو جاتی ہے لیکن جب اس میں حولان حول کی شرط لگائی گئی تو معلوم ہوا کہ اس میں آسانی ہے لہٰذا اگر پورا نصاب ہلاک ہوا تو زکوٰۃ ذمے سے ساقط ہے اور

نصف مال ہلاک ہوا تو زکوٰۃ واجب رہے گا۔

تقسیم امر

امر کی دو قسمیں ہیں۔(۱) مطلق عن الوقت۔(۲) مقید با الوقت

(۱) مطلق عن الوقت: وہ امر ہے کہ جو وقت کے فوت ہونے سے فوت نہ ہوتا ہو جیسے زکوٰۃ، صدقۃ الفطر۔

(۲) مقید بالوقت: وہ امر ہے کہ وقت کے فوت ہونے سے مامور بہ بھی فوت ہو جائے۔

مقید بالوقت کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) ظرف (۲) معیار (۳) معیار ہو سبب نہ ہو (۴) مشتبہ الحال ہو

(۱) وقت مؤدی کے لئے ظرف، ادائیگی کے لئے شرط، اور وجوب کے لئے سبب ہو۔ اس پہلی قسم کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) جزء اوّل (۲) جزء متصل (۳) جزء ناقص (۴) کامل وقت

(۱) اول وقت میں کوئی شخص اگر نماز ادا کرے تو وجوب کی نسبت جزء اول کی طرف ہوگی۔

(۲) اگر بعد میں کسی صحیح وقت میں ادا کرے تو وجوب کی نسبت جزء متصل کی طرف ہوگی۔

(۳) اگر صحیح وقت میں نماز ادا نہ کرے تو جزء ناقص کی طرف نسبت ہوگی۔

(۴) اگر وقت کے اندر بالکل ادا نہ کر سکے اور نماز قضاء ہو جائے تو وجوب

کی نسبت وقت کامل کی طرف ہوگی۔

قسم اول کا حکم

پہلی قسم کا حکم یہ ہے کہ اس میں نیت کا تعین کرنا شرط ہے، جیسا حانث فی الیمین کسی کفارہ کو معین کرے پھر کوئی دوسرا کفارہ دے دے تو جائز ہے۔

امر مقید بالوقت کی دوسری قسم

وقت مامور بہ کیلئے معیار ہو اور وجوب کے لئے سبب ہو مگر ادا کے لئے شرط نہ ہو جیسے رمضان کا مہینہ۔

قسم ثانی کا حکم: دوسری قسم کا حکم یہ ہے کہ اس میں نیت شرط نہیں امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک۔

امر مقید بالوقت کی تیسری قسم

وقت مامور بہ کے لئے معیار ہو لیکن سبب نہ ہو جیسے قضاء رمضان۔

قسم ثالث کا حکم: تیسری قسم کا حکم یہ ہے کہ اس میں نیت شرط ہے۔

امر مقید بالوقت کی چوتھی قسم: مامور بہ کا وقت مشکل اور مشبتہ الحال ہو۔ یعنی ایک اعتبار سے ظرف کے مشابہ ہو اور دوسرے اعتبار سے معیار کے مشابہ ہو۔

قسم رابع کا حکم: مطلق نیت سے ادا ہو جائے گا، مگر نفل کی نیت سے ادا نہ ہوگا۔

البحث النہی

فائدہ

یہ بھی خاص ہی کی قسم ہے۔

نہی کی تعریف

قول القائل لغیرہ علی سبیل الاستعلاء لا تفعل.

''کہنے والے کا دوسرے سے اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہوئے کہنا ''نہ کر''

نہی کے اقسام: قبیح کے اعتبار سے نہی کی دو قسمیں ہیں

(۱) قبیح لعینہ: بغیر کسی واسطے کے مامور بہ کے ذات میں قبح ہو۔

(۲) قبیح لغیرہ: جس میں قبیح کسی غیر کے واسطے سے آیا ہو۔

قبیح لعینہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) وضعا (۲) شرعا

(۱) قبیح لعینہ وضعاً: یعنی عقل اس میں قبح کا تقاضا کرتا ہو۔ جیسے کفر، عقل تقاضا کرتا ہے کہ منعم کا کفر قبیح ہے۔

(۲) قبیح لعینہ شرعاً: شریعت اس قبح سے رکنے کا تقاضا کرتی ہو۔

قبیح لغیرہ کی بھی دو قسمیں ہیں۔

(۱) وصفًا (۲) مجاورًا

(۱) قبیح وصفاً: یعنی منہی عنہ کے ساتھ لازم ہوگا، جیسے یوم النحر کا روزہ۔

(۲) قبیح مجاوراً: اسکے ساتھ لازم نہ ہو بلکہ کبھی کبھی اس سے جدا ہوتا ہو، جیسے

جمعہ کی اذان کے وقت بیع کرنا

افعال حسیہ اور افعال شرعیہ کی تعریف

(۱) افعال حسیہ وہ افعال ہیں جن کے معانی شریعت سے پہلے بھی معلوم ہو اور شریعت کے بعد بھی اُسی معنی پر قائم ہو جیسے، زنا، شرب خمر۔

(۲) افعال شرعیہ وہ ہے جنکے اصلی معانی شریعت کے آنے کے بعد بدل گئے ہوں جیسے صوم، صلوٰۃ، بیع وغیرہ۔

عام

واما العام فما يتناول افراد امتفقة الحدود على سبيل الشمول.

''عام وہ لفظ ہے جو بر سبیل شمول ایسے افراد کو شامل ہو جن کی حدود متفق ہوں۔''

عام کے اقسام

عام کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) **عام خص منه البعض** ۔ وہ عام جس سے بعض کو خاص کیا ہو۔

(۲) **عام لم يخص منه البعض** ۔ وہ عام جس سے بعض کو خاص نہ کیا ہو۔

عام کا حکم

وانه يوجب الحكم فيما يتناوله قطعاً حتى يجوز النسخ الخاص به.

''اور (عام) ان افراد میں جن کو شامل ہوتا ہے قطعی طور پر حکم کو واجب کرتا ہے یہاں تک کہ (عام) کے ذریعے خاص کو منسوخ

کرنا جائز ہے۔''

تشریح

احناف کے نزدیک عام اور خاص قطعی اور مفید للیقین ہونے میں برابر ہیں دلیل یہ ہے کہ خاص کو عام کے ذریعے منسوخ کرنا جائز ہے حالانکہ ناسخ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ منسوخ کے برابر درجے کا ہو یا اس سے اقویٰ ہو پس عام کا خاص کیلئے ناسخ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ عام کم ازکم خاص کے برابر ہو خاص بالاتفاق قطعی ہے لہٰذا عام بھی قطعی ہوگا۔

مثال۔ جیسے حدیث عرینیہ خاص ہے اور حدیث ''استنزھو عن البول'' سے منسوخ ہے۔

عام کی تقسیم باعتبار صیغہ ومعنی کے۔ عام کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) صیغہ اور معنی دونوں عموم پر دلالت کرتے ہوں اور افراد پر مشتمل ہوں۔ جیسے رِجَال جمع رَجُل اور نِساءٌ جمع اِمْراۃٌ وغیرہ خواہ یا جمع معرف (معرفہ) ہو یا جمع منکر (نکرہ) ہو اور خواہ جمع قلت ہو یا جمع کثرت۔

(۲) عام کا صیغہ تو عموم پر دلالت نہ کرتا ہو لیکن معنی عموم پر دلالت کرتا ہو۔ جیسے قَوْمٌ اور رَھْطٌ یہ دونوں لفظاً مفرد ہیں، لیکن باعتبار معنی جمع ہیں، کیونکہ قوم کا اطلاق تین سے لیکر دس تک ہوتا ہے۔ اور رَھْط کا اطلاق تین سے نو تک ہوتا ہے۔

مَنْ وما کا مفہوم اور وجہ فرق

مَنْ و مَا اصل کے اعتبار سے عموم کے لئے ہیں، خصوص کا احتمال بھی رکھتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ مَنْ ذوالعقول کے لئے اور مَا غیر ذوالعقول کے

لئے استعمال ہوتے ہیں۔ اور کبھی کبھی کسی قرینہ کی وجہ سے ایک دوسرے کے برعکس بھی استعمال ہوتے ہیں۔

لفظ کل اور اس کے اخوات

یہ احاطہ کے لئے استعمال ہوتا ہے علی سبیل الافراد یعنی ہر فرد ایسا ہوتا ہے گویا دوسرا فرد نہیں، اور لفظ کل اسماء پر داخل ہوتا ہے، اور ان میں عموم پیدا کرتا ہے، اور یہ افعال پر داخل نہیں ہوتا کیونکہ کل لازم الاضافۃ ہے اور افعال مضاف الیہ نہیں بنتے۔

لفظ کلما

جب لفظ کل کے ساتھ ''ما'' ملایا جائے تو پھر وہ افعال پر داخل ہوسکتا ہے۔ اور افعال کے عموم کو ثابت کرتا ہے اور اسماء کا عموم ضمناً اس میں ثابت ہوتا ہے۔

لفظ جمیع

یہ عموم کو ثابت کرتا ہے، علی سبیل الاجتماع، لا علی سبیل الِافراد۔

ماینتہی الی الخصوص کی تقسیم

(۱) اگر صیغہ مفرد کا ہو جسے مَنْ اور مَا ملحق بالمفرد ہو۔ جیسے جمیع معرف بلام الجنس تو اس کی انتہا ایک تک ہوگی، کیونکہ اگر لفظ اس ایک سے بھی خالی ہو جائے تو لفظ اپنے مدلول سے بھی خالی ہوگا۔ جیسے المراۃ والنساء۔

(۲) لفظ صیغہ اور معنی کے اعتبار سے جمع ہو۔ جیسے رِجالٌ ونساءٌ یا صرف معنی کے اعتبار سے جمع ہو۔ جیسے قومٌ ورَھطٌ تو اس کی انتہا تین تک ہوگی کیونکہ

اقل جمع تین ہیں تو اگر اس کے تحت تین بھی نہ رہیں تو لفظ اپنے مقصود سے خالی ہو جائے گا۔

(۳) مشترک

واما المشترک فما یتناول افرادا مختلفة الحدود علی سبیل البدل.

''مشترک وہ لفظ ہے جو مختلف الحدود افراد کو علیٰ سبیل البدل شامل ہو۔''

مشترک کا حکم:

التوقف فیه بشرط التامل لیترجح بعض وجوهه للعمل به.

''اس میں بشرط تامل توقف کیا جائے تا کہ اس پر عمل کرنے کیلئے کوئی ایک فرد راجح ہو جائے۔''

مثال: جیسے لفظ ''قروء'' اضداد میں سے ہے حیض بھی مراد لے سکتے ہیں جیسا امام ابوحنیفہؒ نے مراد لیا ہے اور طہر بھی مراد لے سکتے ہیں جیسا امام شافعیؒ نے مراد لیا ہے اب اگر ''قروء'' سے حیض مراد لیں گے تو دم اور ایام دونوں کا تحقق ہو جاتا ہے اور طہر کے اندر دونوں معنی کا تحقق نہیں ہوتا۔

(۴) مؤول

واما المؤول فما ترجح من المشترک بعض وجوهه بغالب الرأی.

''مؤول وہ (لفظ مشترک) ہے جس کا کوئی ایک معنی غالب رائے سے راجح ہو جائے۔''

مؤول کا حکم

العمل به علی احتمال الغلط.

''غلطی کے احتمال کے ساتھ اس پر عمل کرنا واجب ہے۔''

تشریح

یعنی مؤول ظنی ہوتا ہے قطعی نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ اس کا منکر کافر نہیں ہوتا مگر اس پر عمل کرنا واجب ہوتا ہے۔

مثال۔ جیسے ''قروء'' کے دو معنوں میں سے حیض کے معنی کو طہر کے معنی پر ترجیح دی اور حیض کے معنی کو ترجیح دینا مؤول ہے۔

کتاب اللہ کی پہلی تقسیم کا وجہ حصر

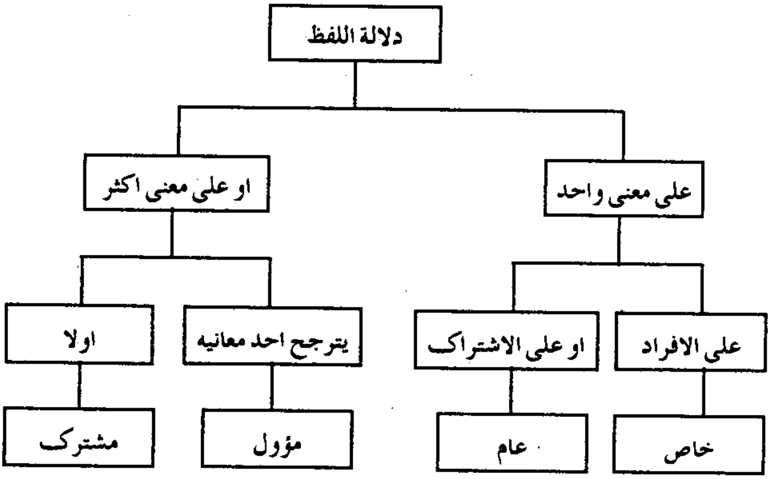

کتاب اللہ کی دوسری تقسیم نص کے ظہور معنی کے اعتبار سے

نص کی ظہور معنی کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں۔

(۱) ظاہر (۲) نص (۳) مفسر (۴) محکم

(۱) ظاہر

واما الظاهر اسم الكلام ظهر المراد به للسامع بصيغته.

''ظاہر اس کلام کا نام ہے جس کی مراد سامع کے لئے اسکے صیغہ سے ظاہر ہو جائے۔''

ظاہر کا حکم

حكمه وجوب العمل بالذى ظهر معناه على سبيل القطع واليقين.

اس کی مراد پر عمل کرنا واجب ہے یقینی اور قطعی طور سے۔

مثال، جیسے **احل الله البيع وحرم الربوا**۔ یہ آیت بیع کی حلت اور ربوا کی حرمت میں ظاہر ہے۔

(۲) نص

واما النص فما ازداد وضوحاً علىٰ الظاهر بمعنى من المتكلم لا فى نفس الصيغة.

''نص وہ کلام ہے جو ظاہر کی بنسبت زیادہ واضح ہو (مگر یہ وضاحت) متکلم کی طرف سے ہو نہ کہ نفس صیغہ سے۔''

نص کا حکم

وجوب العمل بما وضح علی احتمال تاویل هو فی حیز المجاز.

''اس پر عمل کرنا واجب ہے جو معنی اس سے واضح ہوجائے اسکے ساتھ ساتھ مجاز کے ضمن میں تاویل کا احتمال بھی ہو۔''

تشریح

نص سے جو معنی ثابت اور واضح ہوتے ہیں، ان پر عمل کرنا واجب ہے، ساتھ احتمال تاویل کے تاویل یہ ہوگی اگر نص عام ہو تو تخصیص کا احتمال باقی رہتا ہے اور اگر نص حقیقت ہو تو مجاز کا احتمال باقی رہتا ہے۔

مثال: جیسے **فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلث وربٰع الخ** ۔ یہ آیت نکاح کے مباح ہونے میں ظاہر ہے اور تعداد ازواج میں نص ہے۔ کیونکہ صحابہ کرامؓ نے حضور ﷺ سے عورتوں سے نکاح کرنے کی تعداد کے بارے میں پوچھا تھا جس پر یہ آیت اُتری۔

(۳) مفسر

واما المفسر فما ازداد وضوحاً علی النص علی وجه لا یبقی معه احتمال التاویل والتخصیص.

''مفسر وہ کلام ہے جس میں نص سے زیادہ وضاحت ہو ایسے طریقے پر کہ اس کیساتھ تاویل اور تخصیص کا احتمال باقی نہ رہے۔''

مفسر کا حکم

وحکمه وجوب العمل به علی احتمال النسخ۔

''مفسر کا حکم یہ ہے کہ اس پر عمل کرنا واجب ہے، نسخ کے احتمال کیساتھ۔''

مثال جیسے فسجد الملائکة کلهم اجمعون

یہ آیت سجود ملائکہ کے بارے میں ظاہر اور آدم علیہ السلام کی تعظیم میں نص ہے لیکن یہ تخصیص بعض ملائکہ کے سجود کا احتمال رکھتا ہے۔ سجد الملائکة کہہ کر فرشتوں کے سجدہ کا علم ہوا، احتمال باقی رہا کہ شاید تمام فرشتوں نے سجدہ نہ کیا ہو کلهم کہہ کر اس احتمال کو ختم کیا۔ اور یہ احتمال پھر باقی رہا کہ شاید سب فرشتوں نے ایک ساتھ سجدہ نہ کیا ہو، اجمعون کی قید نے اس احتمال کو بھی ختم کر دیا، اور یہ آیت اب مفسر بن گئی۔

(۴) محکم

واما المحکم فما احکم المراد به عن احتمال النسخ والتبدیل.

''محکم وہ کلام ہے جسکی مراد قوی اور مظبوط ہو نسخ اور تبدیل کا احتمال نہ ہو۔''

محکم کا حکم

وجوب العمل به من غیر احتمال

''بغیر کسی احتمال کے عمل کرنا واجب ہے۔''

مثال۔ جیسے ان اللّٰہ بکل شیء علیم۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز سے باخبر ہے۔ اس میں کسی قسم کی تاویل و تخصیص کی گنجائش نہیں ہے۔

ظہور کے اعتبار سے قسم ثانی کی وجہ حصر

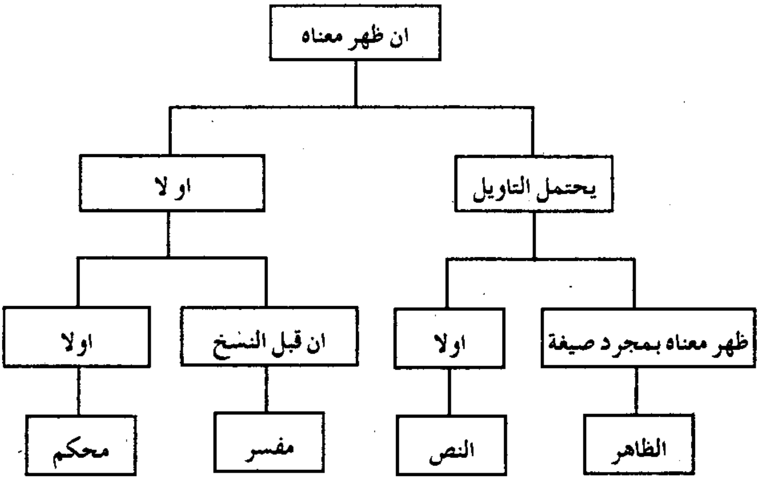

نص کے ظہور معنیٰ کے اعتبار سے چار قسموں سے فارغ ہونے کے بعد ان کے متقابلات کو ذکر کریں گے۔ اسکی بھی چار قسمیں ہیں۔

(۱)خفی (۲)مشکل (۳)مجمل (۴)متشابہ

اسکی ترتیب اس طرح ہے، خفی، ظاہر کے مقابل ہے، مشکل، نص کے مقابل ہے، مجمل، مفسر کے مقابل ہے اور متشابہ، محکم کے مقابل ہے۔

(۱)خفی

واما الخفی فما خفی مراده بعارض غیر الصیغة لا ینال الا بالطلب.

"خفی وہ ہے جس کی مراد صیغہ کے علاوہ کسی اور عارض کی وجہ سے چھپ گئی ہو بغیر طلب کے حاصل نہ ہو۔"

خفی کا حکم

وحکمه النظر فيه ليعلم ان اختفائه لمزيه او نقصان فيظهر المراد به.

''اور خفی کا حکم یہ ہے کہ خفی میں اس حد تک غور وفکر کرنا ہے کہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ اس کا خفاء، زیادتی معنی کی وجہ سے یا نقصان معنی کی وجہ سے ہے پس اس سے کلام کی مراد ظاہر ہو جائے گی۔''

مثال: جیسے السارق والسارقة فاقطعوا يديهما، یہ آیت چور کا ہاتھ کاٹنے کے میں ظاہر ہے اور کفن چور کے اور جیب کترے کے حق میں خفی ہے۔ جب ہم نے ''طرار'' اور نباش کے معنی میں غور کیا تو طرار (جیب کترا) کا دوسرا نام مخصوص ہونا معنی کے زائد ہونے کی وجہ سے ہے۔ لہٰذا بدلیل دلالۃ النص طرار کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اور ''نباش'' (کفن چور) میں سرقہ کے معنی کی کمی وجہ سے قطع ید کا حکم متعدی نہیں کیا جائے گا۔

(۲) مشکل

واما المشكل فهو الداخل فى اشكاله.

''اور مشکل وہ کلام ہے جو اپنے جیسے بہت سے ہم شکلوں سے گھل مل جائے۔''

مشکل کا حکم

وحكمه اعتقاد الحقيقة فيما هو المراد ثم الاقبال على الطلب والتامل فيه الىٰ ان يتبين المراد.

اور مشکل کا حکم یہ ہے اس کلام سے شارع (یعنی اللہ تعالیٰ) کی مراد حق ہونے کا اعتماد رکھنا پھر طلب کی طرف متوجہ ہو جانا اور اسمیں غور وفکر کرنا تا کہ مراد واضح ہو جائے۔

مثال۔جیسے فأتو حرثکم انّٰی شئتم. انّٰی کئی معنوں کے لئے آتا ہے۔

(۱) اَنِّیٰ بمعنی مِنْ اَیْنَ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔جیسے

اَنِّیٰ لَکِ ھٰذا ای انّی لک ھذا لرزق.

(۲) اَنّی بمعنی کَیْفَ کے استعمال ہوتا ہے۔جیسے

اَنّٰی یکون لی غلاماً ای کیف یکون لی غلاماً.

لہٰذا انّی مشتبہ ہوا کہ اس آیت میں کونسی اَنّی مراد ہے۔

جب ہم نے ''حــــرث'' کے معنی میں غور کیا تو ہم نے جان لیا یہاں انی کیف کے معنی میں ہے لہٰذا موضع حرث قُبل ہے نہ کہ دُبر۔

(۳) مجمل

واما المجمل فما ازدحمت فیه المعانی واشتبه المراد به اشتباها لا یدرک بنفس العبارة بل بالرجوع الیٰ الاستفسار ثم الطلب ثم التامل.

''مجمل وہ کلام ہے جس میں بہت سے معانی جمع ہو گئے ہوں اور مراد اس قدر مشتبہ ہو گئی ہو کہ نفس عبارۃ سے معلوم نہ ہو سکتی ہو بلکہ متکلم سے استفسار پھر طلب پھر تامل کی طرف رجوع کرنا پڑے۔''

مجمل کا حکم

وحکمه اعتقاد الحقيقة فيما هو المراد والتوقف فيه الیٰ ان يتبين بيان المجمل.

''مجمل کا حکم یہ ہے کہ اس کی مراد کے حق ہونے کا اعتقاد ہو اور اسمیں توقف ہو یہاں تک کہ مجمل (بکسر المیم) کے بیان سے کلام کی مراد ظاہر ہو جائے۔''

مثال۔ جیسے اقيموا الصلوٰة واٰتوا الزكوٰة الخ.

صلوٰۃ لغت میں دعا کو کہتے ہیں۔ ہم نے استفسار کیا تو نبی کریم ﷺ نے اپنے اقوال وافعال سے از اول تا آخر خوب وضاحت کردی، پھر نماز کن معانی پر مشتمل ہے تو معلوم ہوا کہ نماز قیام قعود، رکوع، سجود، تحریمہ، قرأت، تسبیحات، اور اذکار پر مشتمل ہے۔ اور پھر جب ہم نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ نماز میں بعض چیزیں فرض، بعض واجب اور بعض سنت ہیں۔ پس لفظ ''صلوٰۃ'' جو مجمل تھا، حضور ﷺ کے خوب وضاحت فرمانے کے بعد مفسر ہو گیا۔

(۴) متشابہ

واما المتشابه فهو اسم لما انقطع رجاء معرفة المراد منه.

''اور متشابہ وہ ہے جس کی مراد پہچاننے کی امید بالکل ختم ہو جائے۔''

متشابہ کا حکم

وحكمه اعتقاد الحقيقة قبل الاصابة.

اور متشابہ کا حکم یہ ہے کہ اسکے صحیح معنی سمجھنے سے پہلے اسکے حق ہونے کا اعتقاد

ہو۔مثال۔جیسے ''متشابہات'' اسکی مراد تک رسائی کی امید بالکل ختم ہوچکی ہے لہٰذا اسکے حق ہونے کا عقیدہ ہونا چاہئے۔

متشابہات کی دو قسمیں ہیں۔(۱) متشابہ المعنی، (۲) متشابہ المراد

(۱) متشابہ المعنی۔وہ جس کا معنی بالکل معلوم نہ ہو جیسے حروف مقطعات۔

(۲) متشابہ المراد۔وہ جس کا معنی تو معلوم ہو لیکن مراد سواء اللہ تعالیٰ کے کسی اور کو معلوم نہ ہو جیسے ید اللہ، وجه الله وغیرهم الفاظ کی مراد۔

خفاء کے اعتبار سے قسم ثانی کا وجہ حصر

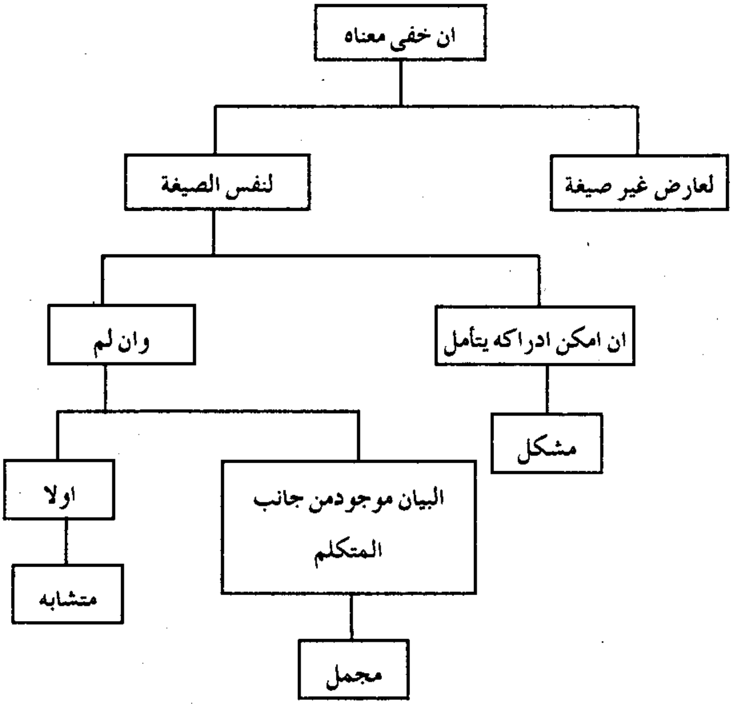

کتاب اللہ کی تیسری تقسیم لفظ کے استعمال ہونے کے طریقہ پر

لفظ کے استعمال ہونے کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) حقیقت (۲) مجاز (۳) صریح (۴) کنایہ

حقیقت کا لغوی معنی ہے وہ لفظ جو اپنے معنی سے پھرنے والا ہو یا وہ لفظ جو اپنے معنی سے پھیرا گیا ہو۔

(۱) حقیقت کی اصطلاحی تعریف

اما الحقیقۃ فاسم کل لفظ اریدبہ ما وضع لہ.

''حقیقت ہر اس لفظ کا نام ہے جس سے اس کا معنی موضوع لہ مراد ہو۔''

حقیقت کا حکم

وحکمها وجود ما وضع لہ خاصاً کان او عاماً.

''حقیقت کا حکم یہ ہے کہ معنی موضوع لہ کا ثابت ہونا خواہ خاص ہو یا عام ہو۔''

مثال۔ جیسے الصلوٰۃ، صلوٰۃ کے معنی ہے دعا۔ واضع لغت نے لفظ صلوٰۃ کو دعا کے لئے وضع کیا ہے۔

(۲) مجاز:۔ مجاز کا لغوی معنی وہ لفظ جو اپنے معنی سے پھرنے والا ہو یا وہ لفظ جو اپنے معنی سے پھیرا گیا ہو۔

مجاز کی اصطلاحی تعریف

واما المجاز فاسم لما ارید بہ غیر ما وضع لہ لمناسبۃ بینهما.

''مجاز اس لفظ کا نام ہے جس سے معنی موضوع لہ کے غیر ارادہ کیا گیا ہو۔''

مجاز کا حکم

وحكمه وجود ما استعير له خاصاً كان او عاماً.

''اور مجاز کا حکم یہ ہے کہ وہ معنی جس کے لئے لفظ کو مجازاً استعمال کیا گیا ہو وہ معنی پایا جائے گا خواہ خاص ہو یا عام ہو۔''

مثال: جیسے لفظ ''ساع'' جس کا حقیقی معنی وہ پیمانہ جس سے چیزوں کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ اور مجازی معنی وہ چیز جو ساع کے اندر ڈالی جاتی ہے۔

مواقع ترک حقیقت ومجاز

(۱) حقیقت متعذرہ

اس حقیقت کو کہتے ہیں کہ لفظ کے معنی حقیقی پر عمل کرنا دشوار ہو جیسے

لا أكل من هذه الشجرة

میں اس درخت سے نہیں کھاؤں گا، یہ شخص حانث ہو جائے گا اس پر عمل کرنا دشوار ہے۔ اور اس صورت میں معنی حقیقی کو چھوڑ کر معنی مجازی پر عمل کیا جائے گا۔

(۲) حقیقت مہجورہ

وہ حقیقت ہے کہ لفظ کے حقیقی معنی پر عمل کرنا دشوار نہ ہو لیکن عرف وعادت نے اسکو ترک کر دیا ہو۔ جیسے لا أضع قدمي في دار فلان، اس کا حقیقی معنی وضع ''قدم'' تو آسان ہے لیکن عرف وعادت نے اس پر عمل کرنے کو چھوڑ دیا ہے۔ یہاں بھی معنی حقیقی کو ترک کر کے معنی مجازی پر عمل کیا جائے گا۔

(۳) حقیقت مستعملہ

اس حقیقت کو کہتے ہیں کہ لفظ کے حقیقی معنی پر عمل کرنا بھی آسان ہو اور عرف وعادت میں بھی متروک نہ ہو۔ اس کو مجاز متعارف بھی کہتے ہیں، امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حقیقت اولیٰ ہوگا اور صاحبین کے نزدیک مجاز اولیٰ ہے۔

عمل باالمجار کے قرائن

یعنی وہ جگہ جہاں لفظ کے حقیقی معنی کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور ایسے قرائن پانچ ہیں۔

(۱) عرف اور عادت کی وجہ سے حقیقت کو چھوڑ دیا ہو۔

(۲) فی نفسہ دلالت کی وجہ سے حقیقت کو چھوڑ دیا ہو۔

(۳) سیاق الکلام اس پر دلالت کرے کہ یہاں حقیقی معنی مراد نہیں ہے۔

(۴) ایسا کلام جس کا تعلق معنی متکلم کے ساتھ ہو کہ وہ دلالت کرے کہ یہاں حقیقت مراد نہیں ہے۔

(۵) محل الکلام۔ یعنی جس محل میں کلام واقع ہے وہ اس پر دلالت کرے کہ یہاں حقیقی معنی مراد نہیں ہے۔

(۳) صریح

واما الصریح فما ظهر المراد به ظهوراً بیناً حقیقةً کان اومجازاً.

''صریح وہ لفظ ہے جس سے اسکی مراد بالکل ظاہر ہو خواہ وہ صریح حقیقی

ہو یا مجازی ہو۔''

صریح کا حکم

وحکمه تعلق الحکم بعین الکلام وقیامه مقام معناه حتی استغنی عن العزیمة.

''صریح کا حکم یہ ہے کہ حکم عین کلام سے متعلق ہو اور کلام اپنے معنی کے قائم مقام ہو یہاں تک کہ ارادہ ونیت سے بے نیاز ہو۔''

مثال۔ جیسے، انت حر ،انت طالق، یہ دونوں اپنے اپنے معنی یعنی ازالہ رقیت اور ازالہ نکاح میں صریح ہیں۔

(۴) کنایہ

واما الکنایة فما استتر المراد به ولا یفهم الابقرینة حقیقة کان او مجازا.

''کنایہ وہ ہے جس کا معنی پوشیدہ ہو اور بغیر قرینہ کے نہ سمجھا جاتا ہو خواہ وہ حقیقی ہوں یا مجازی۔''

کنایہ کا حکم

وحکمها ان لا یجب العمل بها الا بالنیة.

''اور کنایہ کا حکم یہ ہے کہ اس پر بغیر متکلم کے نیت کے عمل کرنا واجب نہ ہو۔''

مثال۔ جیسے اسمائے ضمائر۔ ان تمام اسماء کی وضع اسی بنیاد پر ہے کہ تا کہ متکلم ان کو استتار اور خفاء کے طور پر استعمال کرے۔

کتاب اللہ کی قسم ثالث کی وجہ حصر

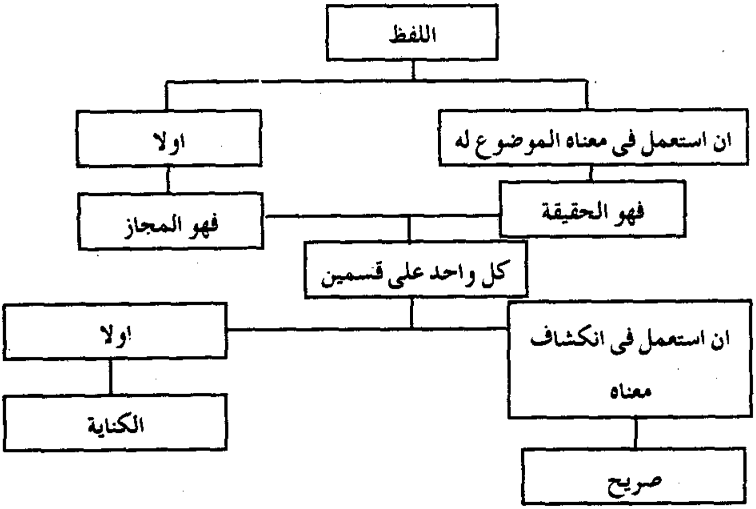

کتاب اللہ کی چوتھی تقسیم

اس تقسیم کے تحت بھی چار قسمیں ہیں۔

(۱) عبارۃ النص (۲) اشارۃ النص (۳) دلالۃ النص (۴) اقتضاء النص

(۱) عبارۃ النص

واما الاستدلال بعبارة النص فهو العمل بظاهر ما سيق الكلام له.

''استدلال بعبارۃ النص اس چیز کے ظاہر پر عمل کرنا ہے جس چیز کے لئے کلام لایا گیا ہے۔''

مثال۔ جیسے، **وعلى المولود له رزقهن وكسوتهن.**

یعنی اولاد کا نفقہ اور کپڑے باپ کے ذمہ واجب ہیں، آیت میں ہن کی ضمیر

والدات کی طرف راجح ہے جو کہ ظاہر ہے۔

(۲) اشارۃ النص

واما الاستدلال باشارة النص فهو العمل بما ثبت بنظمه لغة لكنه غير مقصود ولا سيق له النص وليس ظاهر من كل وجهٍ.

اور استدلال باشارۃ النص وہ اس چیز پر عمل کرنا ہے جو نظم قرآن سے لغۃً ثابت ہو لیکن وہ چیز مقصود نہ ہو اور نہ اسکے لئے نص لائی گئی ہو اور نہ من کل وجہٍ ظاہر ہو۔

عبارۃ النص اور اشارۃ النص کا حکم

وهما سواءٌ في ايجاب الحكم الا ان الاول احق عندا لتعارض.

''اور یہ دونوں حکم واجب کرنے میں برابر ہیں مگر تعارض کے وقت پہلا (عبارۃ النص) زیادہ حق دار ہے۔''

اشارۃ النص کی مثال: جیسے **وعلى المولود رزقهن وكسوتهن**، نفقہ کا ثابت ہونا اس آیت کے ذریعہ بطریق اشارۃ النص بھی ثابت ہے کہ اولاد کا نسب آباء کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ لہٰذا اولاد کا رزق اور کسوہ والد کے ذمہ واجب ہوتا ہے۔ اور جب عبارۃ النص اور اشارۃ النص میں تعارض واقع ہو جائے تو عبارۃ النص پر عمل کیا جائے گا۔

(۳) دلالۃ النص

واما الثابت بدلالة النص فما ثبت بمعنى النص لغةً لا اجتهاداً.

''اور ثابت بدلالۃ النص وہ چیز ہے جو معنی نص سے لغۃً ثابت ہوتا ہے نہ کہ مجتہد کے اجتہاد سے۔''

مثال۔ جیسے **فلا تقل لهما أفٍّ و لا تنهرهما**

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے والدین کو اُف تک کہنے سے منع فرمایا ہے اور اس سے یہ بات بغیر اجتہاد کے معلوم ہوتی ہے کہ والدین کو مارنا اور گالیاں دینا بھی حرام ہے۔

(۴) اقتضاء النص

واما الثابت باقتضاء النص فما لا يعمل الا بشرط تقدمه فان ذالک امر اقتضائه النص لصحته ما تناوله فصار هذا مضافاً الى النص بواسطة المقتضىٰ فكان كالثابت بالنص.

''بہر حال جو چیز اقتضاء النص سے ثابت ہو وہ یہ ہے کہ نص عمل نہیں کرتی مگر ایسی شرط کے ساتھ جو نص پر مقدم ہو کیونکہ مقتضیٰ ایسی شیء ہے جس سے نص کا تقاضا کیا جائے اس معنی کی صحت کے لئے جس کو نص شامل ہو لہٰذا یہ مقتضی، مقتضی کے واسطے نص کی طرف مضاف ہوگا اور وہ حکم جو اقتضاء النص سے ثابت ہے اس کے مانند ہوگا جو نص سے ثابت ہوتا ہے۔''

مثال: جیسے **فتحرير رقبة**، کفارہ کے ادا کرنے کے لئے رقبہ (غلام) آزاد کرنے کا حکم ہے اور امر ملک کا تقاضا کرتا ہے پس تحریر رقبۃ مقتضی ہے اور ملکیت مقتضی ہے۔ لہٰذا احرار اور عبد کا اعتاق درست نہیں۔

دلالۃ النص اور اقتضاء النص کا حکم

والثابت منه كالثابت بدلالة النص الا عندالمعارضة

اى هما سواء فى ايجاب الحكم القطعى.

اور اقتضاء النص سے جو چیز ثابت ہوتی ہے وہ اس چیز کی طرح ہوتی ہے جو دلالۃ النص سے ثابت ہوتی ہے اور حکم کو واجب کرنے میں دونوں مساوی ہیں۔ مگر تعارض کے وقت دلالۃ النص کو اقتضاء النص پر ترجیح دینگے۔

کتاب اللہ کی تقسیم رابع کی وجہ حصر

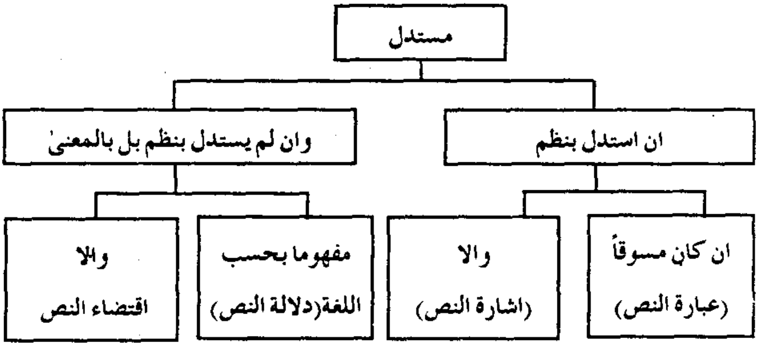

عزیمت ورخصت

کتاب اللہ کی اقسام اور انکے لواحق کے بیان سے فارغ ہونے کے بعد بعض ان احکام کو بیان کرتے ہیں جن کا ثبوت کتاب اللہ سے ہوا ہے، ان کی دو قسمیں ہیں۔(۱) عزیمت (۲) رخصت

عزیمت کی لغوی تعریف

هى القصد اذا كان فى نهاية الوكادة.

''وہ ارادہ ہے جبکہ وہ انتہائی پختگی میں ہو۔''

عزیمت کی شرعی تعریف

فالعزیمة وهی اسم لما هو اصل منها غیر متعلق بالعوارض.

''پس عزیمت اس چیز کا نام ہے جو احکام مشروعہ میں سے اصل ہے عوارض کے ساتھ متعلق نہیں ہے۔''

مثال۔ جیسے رمضان میں بیماری کی وجہ سے افطار کو مشروع کیا ہے، پس رمضان میں مرض کی وجہ سے افطار کا مشروع ہونا عزیمت نہیں بلکہ رخصت ہے۔

عزیمت کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) فرض (۲) واجب (۳) سنت (۴) نفل

(۱) فرض

واما الفریضة وهی مالا یحتمل زیادة ولا نقصاناً ثبت بدلیل لا شبهة فیه.

''بہرحال فرض وہ حکم مشروع ہے جو کمی اور زیادتی کا احتمال نہیں رکھتا ہو اور ایسی دلیل سے ثابت ہو جس میں شبہ نہ ہو۔''

مثال۔ جیسے ایمان، ارکان اربعہ یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ۔

فرض کا حکم

وحکمه اللزوم علما وتصدیقاً بالقلب.

''اور فرض کا حکم دل سے یقین اور اعتقاد کا لازم ہونا ہے۔''

(۲) واجب

واما الواجب وهو ماثبت بدليل فيه شبهة.

''اور واجب وہ حکم مشروع ہے جو ایسی دلیل سے ثابت ہو جس میں شبہ ہو۔''

مثال: جیسے، صدقۃ الفطر اور قربانی کیونکہ یہ دونوں ایسے خبر واحد سے ثابت ہوئے ہیں جس میں شبہ ہے لہذا یہ دونوں واجب ہونگے۔

واجب کا حکم

وحكمه اللزوم عملاً لا علماً على يقين.

''اور واجب کا حکم یہ ہے کہ اس پر عمل کرنا لازم ہے یقین اور اعتقاد کرنا لازم نہیں۔''

فائدہ

فرض اور واجب میں فرق یہ ہے کہ فرض کا منکر کافر ہوتا ہے اور واجب کا منکر کافر نہیں ہوتا۔

(۳) سنت

واما السنة هي الطريقة المسلوكة في الدين.

''بہر حال سنت وہ طریقہ ہے جو دین میں رائج ہو۔''

سنت کا حکم

وحكمها ان يطالب المرء باقامتهما من غير افتراض ولا وجوبٍ.

''اور سنت کا حکم یہ ہے کہ انسان سے بغیر فرض اور بغیر وجوب کے اس کے قائم کرنے کا مطالبہ کیا جائے۔''

سنت کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) سنت ھدیٰ (۲) سنن زوائد

(۱) سنت ھدیٰ

وہ سنت ہے جس کا تارک ملامت اور زجر و توبیخ کا مستحق ہوتا ہو۔

جیسے جماعت سے نماز کا ادا نہ کرنا، اذان اور اقامت کا قائم نہ کرنا۔

(۲) سنت زوائد

وہ سنت ہے جس کا تارک زجر و توبیخ کا مستحق نہ ہوتا ہو۔ مثلاً لباس، قیام اور قعود وغیرہ عادات میں اتباع نبوی ﷺ

(۴) نفل

واما النفل وهو ما يثاب المرء على فعله ولا يعاقب على تركه.

''اور نفل وہ حکم مشروع ہے جس کے کرنے پر انسان کو ثواب دیا جائے گا اور اسکے ترک کرنے پر عذاب نہ ہوگا۔''

مثال۔ جیسے مسافر شخص کی نماز دو رکعتوں سے زائد نفل ہے۔

نفل کا حکم

وحكمه وهو مايثاب المرء على فعله ولا يعاقب على تركه.

فائدہ

صاحب نور الانوار نے نفل کی تعریف نفل کے حکم سے مشروع کرنے میں

اسلاف کی اتباع کی ہے۔

رخصت

رخصت کی لغوی تعریف: الیسر والسھولة۔آسانی اورسہولت۔

رخصت کی اصطلاحی تعریف

صرف الامر من العسر الی الیسر بواسطة عذر فی المکلف.

''کسی حکم کومشکل سے آسانی کی طرف پھیرنا مکلّف کے کسی عذر کی وجہ سے۔''

رخصت کی دوقسمیں ہیں۔

(۱)رخصت حقیقة (۲)رخصت مجاز۔

پھران دومیں سے ہرایک کی دوقسمیں ہیں۔کل ملاکر چارقسمیں ہوئیں۔

رخصت حقیقة

وہ ہے جس کی عزیمت قابل عمل ہوکربھی باقی رہتی ہویعنی جب بھی عزیمت ثابت ہوگی رخصت بھی حقیقت بن جائے گی رخصت حقیقت کی دوقسمیں ہیں۔

رخصت حقیقت کی پہلی قسم احق

اما احق نوع الحقیقة فما استبیح.

رخصت حقیقت کی پہلی قسم احق جوقوی ترین ہے جس کومباح سمجھا جاتا ہے۔

مثال۔جیسے کلمہ کفرکہنا حالت اکراہ میں۔کافرہونے کے تمام نصوص اورمحرمات

ہونے کے باوجود حالت اکراہ میں کلمہ کفر کہنے سے مواخذہ نہیں ہوگا۔

رخصت حقیقت کی پہلی قسم کا حکم

وحکمه ان الاخذ بالعزيمة اولىٰ حتى لو صبر وقتل فى صورة الاكراه كان شهيداً.

پہلی قسم کا حکم یہ ہے کہ عزیمت پر عمل کرنا اولیٰ ہے حتیٰ کہ مکرہ اگر صبر کر لے اور صورت اکراہ میں قتل ہو جائے تو شہید ہوگا۔

رخصت حقیقت کی دوسری قسم غیر احق

والثانى ما استبيح مع قيام السبب لكن الحكم تراخى عنه.

''اور دوسری قسم وہ کہ سبب کے قیام کے باوجود اس کو مباح سمجھا جائے لیکن حکم اسکا موخر ہوگا۔''

تشریح

یہ قسم پہلی قسم سے قوت میں ضعیف ہے اس وجہ سے اس کو غیر احق کہتے ہیں۔

مثال: جیسے مسافر شخص کا افطار کرنا، افطار کا سبب محرم یعنی وجود رمضان اسکے حق میں بھی موجود ہے لیکن افطار کرنا پھر بھی مباح ہے لیکن حکم اسکا موخر ہو جاتا ہے، یعنی سفر کے اختتام کے بعد حضر میں قضاء کر لے۔

رخصت حقیقت کی دوسری قسم غیر احق کا حکم

وحكمه ان الاخذ بالعزيمة اولىٰ لكمال سببه.

''اور اسکا حکم یہ ہے کہ (رخصت) کی بنسبت عزیمت پر عمل کرنا اولیٰ

ہے سبب کے کامل ہونے کی وجہ سے۔''

رخصت مجازیہ

وہ جس کے درمیان سے عزیمت فوت ہوگئی لہٰذا اسکے مقابلے میں رخصت مجازیہ ہوگی ان پر رخصت کا اطلاق مجازاً ہوگا۔

رخصت مجازیہ کی دوقسمیں ہیں۔

(۱) رخصت مجازیہ کاملہ (۲) رخصت مجازیہ غیر کاملہ

(۱) رخصت مجازیہ کاملہ

واما اتم نوعی المجاز فما وضع عنا من الاصرار والاغلال.

پہلی وہ قسم ہے جو اصرار واغلال ہے جو ہم سے اُٹھا لئے گئے ہیں۔

مثال۔ وہ احکام شاقہ ہے جو پہلی امتوں میں مشروع تھے لیکن رسول ﷺ کی امت سے ساقط ہوگئے ہیں مثلاً خطاء کرنے والے اعضاء کو کاٹ دینا، تیمّم سے طہارت کا حاصل نہ کرنا، زکوٰۃ اور مال غنیمت کو آگ سے جلا دینا، وغیرہ وغیرہ اس کا نام مجازاً رخصت رکھا گیا ہے ہمارے لئے ان پر عمل کرنا باعث گناہ ہے۔

رخصت مجازیہ کی دوسری قسم غیر کاملہ

ما سقط عن العباد مع کونہ مشروعا فی الجملة.

''جو فی الجملہ مشروع ہونے کے باوجود بندوں سے ساقط ہے۔''

تشریح

یعنی موضع رخصت کے علاوہ بعض مواضع میں اس لحاظ سے کہ یہ موضوع میں باقی ہیں۔

مثال: جیسے "کسقوط اکمال فی السفر" یعنی حالت سفر میں نماز کا پورا کرنے کے حکم کا ساقط ہونا، چونکہ یہ موضع رخصت ہے، اور فی الجملہ مشروع ہے جب سفر ختم ہوا تو نماز کامل کر کے ادا کرے گا کیونکہ موضوع رخصت ختم ہوا۔

باب اقسام السنۃ

کتاب اللہ کی تقسیمات بعون اللہ ختم ہوئی، اس باب میں سنت کے اقسام کو ذکر کریں گے۔

سنت کی لغوی تعریف: طریق اور راستے کے ہیں۔

سنت کی اصطلاحی تعریف

کل ما اضیف الی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من قول او فعل او صفة او تقریر .

"ہر وہ جسکی اضافت حضور ﷺ کے اقوال، افعال، شمائل اور تقریر کی طرف ہو۔"

سنت کی چار تقسیمات ہیں

(۱) کیفیة الاتصال بنا من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم (۲) کیفیة الانقطاع (۳) فی بیان محل خبر (۴)

فی بیان نفس الخبر.

نکتہ

ان چار تقیمات میں سے ہر ایک کی متعدد قسمیں ہیں اور یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ سنت کی یہ تقسیم اصول حدیث کے قواعد وضوابط کے تحت نہیں ہے بلکہ اصول الفقہ کے قواعد وضوابط کے تحت ذکر کر رہے ہیں۔ اگر چہ بعض جزئیات میں مشترک ہے۔

(۱) کیفیة الاتصال بنا من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم:

اس قسم میں یہ بتا رہے ہیں کہ حضور ﷺ سے لیکر ہم تک یہ حدیث متصل جو پہنچی ہے اس کے اتصال کی کیفیت کیا ہے۔ اس قسم کے تحت تین قسمیں ہیں۔

(۱) خبر متواتر (۲) خبر مشہور (۳) خبر واحد

خبر متواتر

وهو الخبر الذی رواه قوم لا یحصٰی عددهم ولا یتوهم تواطئهم علی الکذب.

''وہ خبر ہے جس کو ہر دور میں ایک جماعت نے روایت کیا ہو جن کی تعداد کثیر ہو اور انکا جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو۔''

مثال: جیسے پانچ وقت کی نمازیں، اور نقل قرآن

خبر متواتر کا حکم

وانه یوجب العلم الیقین کاالعیان علما ضروریًا.

''خبر متواتر سے علم یقینی کا فائدہ حاصل ہوتا ہے جس طرح مشاہدہ سے

علم بدیہی کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔''

فائدہ

خبر متواتر کے لئے عدد شرط نہیں ہے۔

خبر مشہور

وھو ماکان من الاحاد فی الاصل ثم اشتھر حتی ینقلہ قومًا لایتوھم تواطھم علی الکذب ھو القرن الثانی ومن بعدھم.

''خبر مشہور وہ ہے جو قران اول میں حد متواتر کو نہ پہنچا ہو پھر اس کے بعد حد تواتر کو پہنچ گیا ہو اور اس کو پھر اتنے راویوں نے نقل کیا ہو جس پر جھوٹ کا جمع ہونا محال ہو۔''

مثال: جیسے مسح علی الخفین والی حدیث۔

خبر مشہور کا حکم

وانہ یوجب علم الطمانیۃ

''خبر مشہور علم طمانیت کا فائد دیتی ہے۔''

تشریح

علم طمانیت کا درجہ یقین کے قریب اور ظن غالب سے اوپر ہوتا ہے اس کو ماننا اور اسکا عقیدہ رکھنا ضروری ہے اس کا منکر کافر نہیں ہوتا البتہ فاسق اور گمراہ ہوتا ہے۔

فائدہ

خبر مشہور خبر متواتر سے درجہ میں کم اور خبر واحد سے بڑھ کر ہے۔

(۳) خبر واحد

وهو كل خبر يرويه الواحد او الاثنان فصاعداً اولا عبرة للعدد فيه بعد ان يكون دون المشهور والمتواتر.

''ہر وہ خبر ہے جس کو ایک یا دو یا اس سے زیادہ راویوں نے روایت کیا ہو خبر واحد بشرطیکہ وہ قرون اولیٰ یعنی صحابہؓ، تابعین، تبع تابعین، کے دور تک خبر متواتر یا خبر مشہور کی حد کو نہ پہنچی ہو انکے بعد میں راویوں کی کثرت کا اعتبار نہیں۔''

خبر واحد کا حکم

وانه يوجب العمل دون العلم اليقين بالكتاب.

''خبر واحد عمل کو واجب کرتی ہے اگر چہ علم یقینی کا فائدہ نہیں دیتی۔''

فائدہ

خبر واحد کی حجیت پر کتاب اللہ سنت اور اجماع تینوں سے دلائل ذکر کئے گئے ہیں، جو کتاب میں مذکور ہیں (فلیرجع)

وجہ حصر خبر متواتر، خبر مشہور، اور خبر واحد کے درمیان

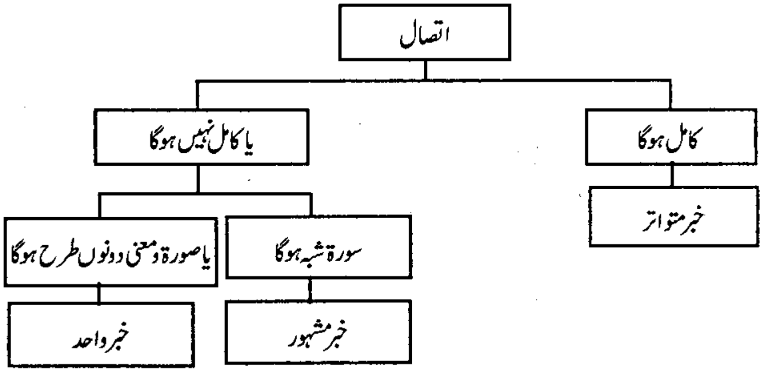

فائدہ

خبر واحد کے رواۃ خبر متواتر کے حد تک نہیں پہنچ سکتے اس لئے رواۃ کا علم بھی ضروری ہے تاکہ جو راوی جس درجہ کا ہوگا اسکی روایت (خبر واحد) پر ایسا ہی حکم لگایا جائے۔

احوال رواۃ کا حکم بطریق وجہ حصر

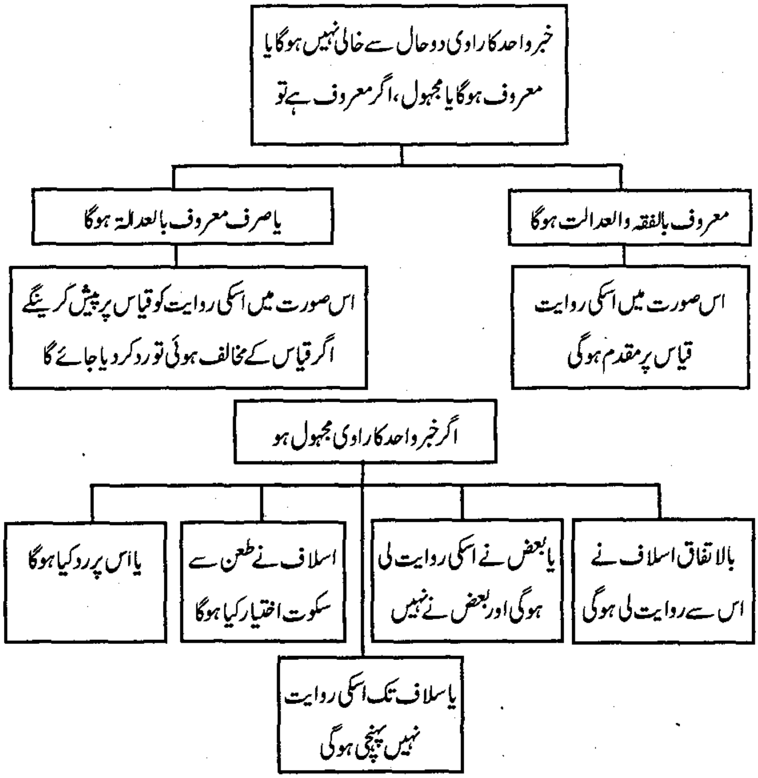

پہلی تین قسموں میں مجہول راوی کی روایت معروف بالعدالت کی طرح چوتھی قسم کی روایت مردود اور پانچویں قسم کی روایت اگر خلاف قیاس نہ ہو تو اس پر عمل کرنا جائز ہے واجب نہیں۔

تقسیم ثانی الانقطاع

(یعنی کیفیت انقطاع کے بیان میں)

کیفیت انقطاع کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص رواۃ کے تمام واسطوں کو ختم کر کے کہے:

"قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم"

اسکی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ظاہر (۲) باطن

ظاہر

ظاہر کی پھر چار قسمیں ہیں۔

(۱) ارسال صحابی سے ہوگا، یعنی کسی صحابی نے کہا ہو قال رسول اللہ ﷺ، تو یہ ارسال بالاجماع مقبول ہے، کیونکہ الصحابۃ کلھم عدول۔

(۲) ارسال تابعین یا تبع تابعین نے کیا ہوگا، امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک انکی روایت بھی مقبول ہے امام الشافعیؒ کے نزدیک اس قسم کا ارسال مقبول نہیں۔

(۳) یا مرسل تابعین یا تبع تابعین کے زمانے کے بعد والے ہونگے، امام کرخیؒ کے نزدیک مقبول ہیں ابن حبانؒ کے نزدیک غیر مقبول ہیں۔

(۴) یا وہ جو من وجہ مرسل اور من وجہ مسند ہو، بعض حضرات نے انکو غیر مقبول کہا ہے۔

باطن

باطن وہ ہے جس میں اتصال سند تو موجود ہو لیکن کسی دوسری وجہ سے اسمیں

خلل آیا ہو۔

تشریح

خلل کا مطلب یہ ہے کہ یا تو راوی میں شرائط اربعہ، یعنی مسلمان ہونا، عادل ہونا، ضابط ہونا، عاقل ہونا، نہ پایا جائے یا کوئی قوی دلیل سے اس قسم کی حدیث کی مخالفت کی گئی ہو۔

تقسیم الثالث فی بیان محل الخبر

(محل خبر کے بیان میں)

یعنی وہ جگہ جہاں خبر حجت بنتی ہے وہ چار مقامات ہیں۔

(۱) خالص حقوق اللہ تعالیٰ۔ مثلاً نماز روزہ وغیرہ ان امور میں خبر واحد حجت بن سکتی ہے اور اگر خالص حقوق اللہ عقوبت اور حدود کے قبیل سے ہو تو وہاں خبر واحد حجت نہیں ہوگی۔

(۲) حقوق العباد: بندے کا خالص حق جس میں بندے پر کوئی دوسری چیز لازم کرنا ہو اس میں خبر واحد کے حجت ہونے کے لئے عدد اور عدالت دونوں شرطوں کا ہونا ضروری ہے، جیسے گواہی کے لئے گواہوں کی تعداد۔

(۳) حقوق العباد: بندے کا خالص حق جس میں بندے پر کوئی دوسری چیز لازم نہ ہوتی ہو اس جگہ خبر واحد حجت ہوگی اسکو قبول کیا جائے گا خبر دینے والا چاہے عادل ہو یا فاسق ہو مسلمان ہو یا کافر۔

(۴) حقوق العباد: جہاں من وجہ الزام ہو اور من وجہ الزام نہ ہو اس قسم میں

خبر واحد کی حجیت کے لئے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک عدد اور عدالت میں سے کسی ایک چیز ہونا ضروری ہے جیسے مستور الحال آدمیوں کا خبر دینا۔

تقسیم الرابع فی نفس الخبر

(نفس خبر کے بیان میں)

اس کی بھی چار قسمیں ہیں۔

(۱)یحیط العلم بصدقه:

جس کے سچے ہونے کا یقین ہو۔ جیسے حضور ﷺ کی خبر، یعنی انہیں انبیاء سابقہ کی طرح آپ ﷺ بھی ہر قسم کے گناہ سے معصوم ہیں۔

(۲)یحیط العلم بکذبه:

جس کے جھوٹے ہونے کا یقین ہو جیسے فرعون کا دعویٰ ربوبیت۔

(۳)یحتملها علی السواء:

وہ ہے جس میں سچ اور جھوٹ دونوں کا احتمال ہو جیسے فاسق آدمی کی خبر۔

(۴) یترجح احد احتمالیه علی الأخر:

وہ ہے جس میں سچ اور جھوٹ دونوں کا احتمال ہو لیکن ایک معنی کو ترجیح دی گئی ہو۔ جیسے عادل شخص کی خبر جس میں روایت کی تمام شرائط موجود ہوں۔ اور نفس خبر کی یہی چوتھی قسم ماتن کو مقصود ہے اور اسکے تین اطراف ہیں۔

(۱)طرف سماع (۲)طرف حفظ (۳)طرف اداء

(۱)طرف سماع: سامع کا محدث سے اولا حدیث کا سننا۔

(۲) طرف حفظ: سامع نے محدث سے جو حدیث سنی تھی اس حدیث کو اول تا آخر پورا حفظ کرلے۔

(۳) طرف اداء: سامع نے جو حدیث محدث سے سن کر یاد کرلی تھی اسے دوسرے تک پہنچادے تاکہ اسکی ذمہ داری پوری ہوجائے۔

پھر اقسام ثلاثہ میں سے ہر قسم میں دو پہلو ہیں۔(۱) عزیمت (۲) رخصت۔گویا تین کے بجائے چھ قسمیں ہیں جو یہ ہیں۔(۱) طرف سماع عزیمتاً (۲) طرف سماع رخصۃً (۳) طرف حفظ عزیمتاً (۴) طرف حفظ رخصتاً (۵) طرف اداء عزیمتاً (۶) طرف اداء رخصتاً۔

سماع کی پھر سات قسمیں ہیں۔

(۱) سماع من الشیخ: شیخ حدیث کے الفاظ خود بیان کریں اور طالب علم اسے سنے۔

(۲) قرائۃ علی الشیخ: طالب العلم حدیث پڑھے اور شیخ سنے۔

(۳) اجازت: شیخ اپنی روایت کردہ حدیث کی اجازت دے۔

(۴) مکاتبت: شیخ اپنی حدیث لکھ کر طالب العلم کو دیدے یا ارسال کرکے اجازت دے۔

(۵) مناولت: شیخ اپنی حدیث کی کتاب اپنے شاگرد کو دے اور کہے کہ یہ میں نے فلاں شیخ سے سنی ہوئی ہے اور میں نے تمہیں اجازت دی ہے کہ تم ان کو میری طرف سے روایت کرو، مناولت اجازت کے بغیر معتبر نہیں، البتہ اجازت کے لئے مناولت ضروری نہیں ہے۔

(۶) وصیت: شیخ وصیت کرے فلاں بن فلاں کو میری حدیث دیدی جائے۔

(۷) اعلام: شیخ کسی طالب علم کو خبر دے کہ میں نے یہ حدیثیں روایت کی ہیں۔

طرف سماع عزیمتاً

طرف سماع کی قسموں میں سے عزیمت ابتدائی چار قسموں میں ہے۔

(۱) قرائۃ علی الشیخ (۲) سماع من الشیخ (۳) مکاتبت (۴) اجازت۔

طرف سماع رخصتاً میں رخصت ان تین اقسام میں ہیں۔

(۱) اجازت (۲) مناولت (۳) مجازلہ

طرف حفظ عزیمتاً

طرف حفظ میں عزیمت کا پہلوہ یہ ہے کہ طالب العلم نے اپنے شیخ سے جو حدیث سنی ہے اور اسے یاد کرلیا ہے بیان اور اداء کرنے کے وقت تک زبانی یاد رکھے اور فقط اس بھروسے پر اسے نہ بھلادے کہ یہ تو کتاب میں موجود ہے۔

طرف حفظ رخصتاً

طرف حفظ میں رخصت کا پہلو یہ ہے کہ طالب العلم حدیث کو یاد کرنے کا اہتمام نہ کرے بلکہ کتاب پر اعتماد کرے، یہ حجت ہے مگر اسے کتاب سے دیکھ کر بھی یاد نہ آئے تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حجت نہیں ہوگی۔

طرف ادا عزیمتاً

طرف ادا میں عزیمت کا پہلو یہ ہے کہ محدث حدیث کو انہی الفاظ کے ساتھ بغیر کسی تبدیلی کے لوگوں تک پہنچائے تو یہ عزیمت ہے یہی مستقل اور مقصود ہے۔

طرف ادا رخصتاً

محدث حدیث کے الفاظ کو من وعن نقل نہ کرے بلکہ معنی کی رعایت رکھ کر

تبدیلی کر دے۔

اس طعن کا بیان جو راوی کی طرف سے حدیث کو لاحق ہو

اس کی دو قسمیں ہیں (۱) انکار جاحد (۲) انکار متوقف

(۱) انکار جاحد: شیخ کے سامنے شاگرد کوئی حدیث بیان کریں اور شیخ کہے کہ تم جھوٹ بولتے ہو یا کہے کہ میں نے تم سے یہ حدیث بیان نہیں کی ہے۔

انکار جاحد کا حکم: ایسی حدیث حجت نہیں ہے یہ ساقط العمل ہے اور اسمیں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔

(۲) انکار متوقف: طالب علم حدیث پڑھے اور شیخ کہے کہ میرے علم میں نہیں کہ یہ حدیث کبھی میں نے تم سے بیان کی تھی۔

انکار متوقف کا حکم: امام حسن کرخیؒ، امام احمد بن حنبلؒ، کے نزدیک یہ قسم بھی ساقط العمل ہے، امام شافعیؒ، وامام مالکؒ کے نزدیک یہ حدیث ساقط العمل نہیں بلکہ واجب العمل ہے۔

اس طعن کا بیان جو غیر راوی کی طرف سے حدیث کو لاحق ہو

اس کی ایک قسم ہے۔ وہ یہ کہ صحابیؓ کا فعل کسی حدیث کے ظاہر اللفظ والمعنی کے خلاف ہو تو یہ حدیث کے لئے طعن کا سبب ہے۔

طعن مبہم کا حکم: اس قسم کی حدیث پر عمل کیا جائے گا، اس لئے کہ طعن مبہم کے راوی پر جرح کے لئے یہ کافی نہیں کہ جب تک اس کی تفسیر یوں نہ کی جائے کہ وہ بالاتفاق جرح قرار پاتی ہو۔

ان امور کا بیان جن سے طعن قبول نہیں کیا جائے گا

یہ آٹھ ہیں۔

(۱) تدلیس: راوی اپنے کسی مفاد کی بناء پر حدیث کی سند کو مکمل تفصیل سے بیان نہ کرے، بلکہ یوں کہے حدثنا فلان عن فلان۔

(۲) تلبیس: راوی اپنے استاد یا شیخ کا ذکر غیر معروف نام یا کنیت کے ساتھ کرے۔

(۳) رکض الدابہ: اس سے مراد وہ شخص ہے جو چوپائے دوڑاتا ہو۔ بعض لوگوں نے اس قسم کے شخص کی حدیث کو موجب الطعن قرار دیا ہے۔

(۴) ارسال: ارسال عیب نہیں ہے، لہٰذا اس سے حدیث مجروح نہیں ہوگی۔

(۵) مزاح: حدود شرعی کے دائرہ میں رہ کر مزاح کیا جائے جو محض دل لگی کے لئے ہو موجب الطعن نہیں کیونکہ آپ ﷺ سے مزاح بکثرت ثابت ہے۔

(۶) کم سنی: یعنی کم عمر ہونا بھی عیب نہیں روایت حدیث میں، لیکن پانچ سال سے کم عمر نہ ہو۔

(۸) استکثار مسائل فقہ: یعنی راوی کا فقہ کے مسائل میں بہت زیادہ مشغول ہونا یہ بھی موجب طعن نہیں ہے۔

اقسام سنت ختم شد بتوفیق اللہ وعونہ

بیان کے اقسام

کتاب اللہ اور سنت میں سے ہر ایک کی بیان کے اعتبار سے پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) بیان تقریر (۲) بیان تفسیر (۳) بیان تغییر (۴) بیان ضرورت (۵) بیان تبدیل۔

(۱) بیان تقریر

وھو توکید الکلام بما یقطع احتمال المجاز او الخصوص.

''اپنے کلام کی تاکید ایسے الفاظ سے کرنا جن سے مجاز اور خصوصیت کا احتمال دور ہو جائے۔''

مثال۔ جیسے **فسجد الملائکة کلھم۔**

اس میں تخصیص کا احتمال تھا جس کو اجمعون کی قید نے ختم کر دیا۔

(۲) بیان التفسیر

فھو ما اذا کان اللفظ غیر مکشوف المراد فکشفه ببیانه.

''بیان تفسیر وہ ہے کہ لفظ کی مراد ظاہر نہ ہو پھر متکلم اس کو اپنے بیان کیساتھ ظاہر کردے۔''

مثال۔ جیسے اقیموا الصلوٰة.

اس آیت کی تفسیر حضور ﷺ کے قول سے بیان ہوتی ہے۔

(۳) بیان تغییر

تغيير اللفظ من المعنى ظاهر الىٰ غيره.

''ایسا بیان جس کے ذریعہ کلام کو ظاہر معنی سے ہٹا دیا جائے۔''

مثال جیسے انت طالق ان دخلت الدار. دخلت الدار نے طلاق کو تنجیز سے ہٹا کر دخول دار کے ساتھ معلق کر دیا ہے، اگر دخلت الدار کی قید نہ ہوتی تو طلاق فوراً واقع ہو جاتی۔

(۴) بیان ضرورت

وهو اما ان يكون فى حكم المنطوق او ثبت بدلالة المتكلم. او ثبت ضرورة دفع الغرر من الناس او ثبت ضرورة كثرة الكلام.

''بیان تغییر وہ ہے جو کبھی فی حکم المنطوق ہوتی ہے اور کبھی متکلم کی دلالت حال سے ثابت ہوتی ہے اور کبھی لوگوں کو دھوکے سے بچانے کے لئے ہوتی ہے، اور کبھی کثرت کلام کی ضرورت کی وجہ سے ہوتی ہے۔''

مثال: جیسے وورثه ابواه فلامه الثلث. میت کے وارث اس کے والدین ہیں اور ماں کے لئے تہائی حصہ ہے۔ اس میں باپ کے حصہ کو بیان نہیں کیا گیا ہے لیکن یہ منطوق کے حکم میں ہے کیونکہ وارث دو ہیں۔ جب ماں کو تہائی حصہ مل گیا تو بقیہ حصہ اب کو ملے گا۔ یہ مثال منطوق الحکم ہے۔ دلالۃ الحال المتکلم کی مثال یہ ہے آپ ﷺ کے سامنے ایسے متعدد کام ہوئے ہیں جن کو آپ ﷺ نے

دیکھ کر نکیر نہیں فرمائی یہ سکوت بھی جواز کے حکم میں ہے۔ اس لئے کہ آپ ﷺ کسی ناجائز امور پر خاموش نہیں رہ سکتے تھے اس سے حدیث ہی قرار دیا جاتا ہے۔

اور لوگوں کو دھوکہ سے بچانے کی مثال یہ ہے کہ آقا غلام کو دیکھے وہ بازار مین بیع وشراء کر رہا ہے حالانکہ وہ مجور ہے اور پھر بھی خاموش ہے تو یہ آقا کی طرف سے اذن تصور ہوگا۔ اور کثرت کلام سے بچنے کی مثال یہ ہے کہ کلام کو مختصر کرنے کے لئے یوں کہنا۔ **علی مائة و درهم**۔ اس سے مراد لہ **علی مائة درهم ودرهم واحد** ہے۔

(۵) بیان تبدیل: **وهو النسخ فی اللغة**۔ لغۃ میں تبدیل نسخ کو کہتے ہیں۔

فائدہ

قیاس اور اجماع سے کتاب اللہ اور سنت میں تنسیخ نہیں کی جاسکتی البتہ کتاب کو سنت سے اور سنت کو کتاب سے منسوخ کر سکتے ہیں۔ جس کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) نسخ الکتاب بالکتاب (۲) نسخ الکتاب بالسنۃ

(۳) نسخ السنۃ بالسنۃ (۴) نسخ السنۃ بالکتاب۔

منسوخ کے اقسام کی مثالوں سے وضاحت

(۱) منسوخ التلاوۃ ومنسوخ الحکم: یعنی تلاوت اور حکم دونوں منسوخ ہو جیسے سورۃ الاحزاب، سورۃ البقرۃ کے برابر تھی اسکی دوسو یا تین سو آیتیں تھیں ابھی صرف تہتر (۷۳) آیتیں ہیں بقیہ آیتوں کی تلاوت اور حکم دونوں منسوخ ہو چکا ہے۔

(۲) منسوخ الحکم دون التلاوۃ: یعنی حکم منسوخ ہوا ہو اور تلاوۃ باقی ہو جیسے **لکم دینکم ولی دین**۔ اس آیت کا حکم آیت جہاد سے منسوخ ہے مگر

تلاوت باقی ہے۔

(۳) منسوخ التلاوۃ دون الحکم: تلاوت منسوخ ہو اور حکم باقی ہو جیسے۔ الشیخ والشیخة اذا زنیا فارجموهما نکالا من الله والله عزیز حکیم۔ اس کی تلاوت منسوخ ہے اور حکم باقی ہے۔

سنت فعلیہ کے اقسام

یعنی حضور اکرم ﷺ کے مبارک افعال کے حکم کے اعتبار سے جو ہمارے حق میں ہیں چار قسمیں ہیں۔ (۱) مباح (۲) مستحب (۳) واجب (۴) فرض۔

اقسام مذکورہ کا حکم: جن احکام پر آپ ﷺ نے جس جہت سے عمل کیا ہے ہم بھی اسی جہت سے عمل کرنے کے پابند ہونگے، اور جن افعال کے بارے میں جہت معلوم نہ ہو انہیں ادنیٰ درجہ (اباحت) پر رکھ کر عمل کریں گے۔

دلیل: کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ آپ ﷺ نے مکروہ یا حرام فعل پر عمل کیا ہو۔

سنت کی دوسری تقسیم: وہ اقسام جو حضور ﷺ کی طرف نسبت کرنے سے پیدا ہوتی ہیں یعنی وہ احکام شرعی جو وحی کے ذریعہ سے ظاہر ہوتے ہیں۔

وحی کی تعریف

وهو اعلام من الله تعالىٰ لنبيه صلى الله عليه وسلم.

''وحی خبر ہے اللہ تعالیٰ کی جانب سے اپنے نبی محمد ﷺ کے لئے۔''

وحی کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) وحی ظاہر (۲) وحی باطن

وحی ظاہر کی تین قسمیں ہیں۔

(۱)ماثبت بلسان الملک۔ جوفرشتہ کی زبان سے ثابت ہوا ہو۔

مثال۔ جیسے تمام وحی آپ ﷺ تک جبریل علیہ السلام نے پہنچائی ہے۔

(۲)او ثبت عنده صلی اللّٰه علیه وسلم باشارة الملک من غیر بیان بالکلام۔ یا وہ وحی کلام کے بغیر فرشتے کے اشارے سے ثابت ہو۔

مثال۔ جیسے آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ بے شک روح القدس نے میرے دل میں یہ بات القاء کی کہ کوئی بھی شخص اس وقت تک نہیں مرسکتا جب تک اپنے حصے کا رزق مکمل استعمال نہ کرلے۔

(۳)او تبدی لقلبه بلا شبهة بالهام من اللّٰه تعالیٰ بان اراه بنور من عنده۔ وحی جو الہام کے طور پر من جانب اللہ قلب نبوت پر وارد ہوئی ہو۔

مثال، جیسے آپ ﷺ کو حالت خواب میں کسی امر کی القاء ہوئی تھی۔

وحی باطن: مایـنـال بـالاجتهـاد بـالتـامـل فی الاحکام المنصوصة ۔ وحی باطن سے مراد وہ احکام ہیں جو آپ ﷺ نے غور وفکر کے بعد اجتہاد کے ذریعہ معلوم کیے ہوں۔

باب الاجماع

اجماع کا لغوی معنیٰ ''اتفاق''، ''متحد ہونا'' ہے

اجماع کی اصطلاحی تعریف

اتـفـاق الـمـجتهدين الصالحين من امة محمد صلیاللّٰه علیه

وسلم فی عصر واحد علی امر قولی او فعلی.

''کسی امر قولی یا فعلی پر امت محمدیہ کے اہل علم واہل التقویٰ کا متفق ہونا خواہ کسی بھی دور میں ہو۔''

رکن کے اعتبار سے اجماع کی دو قسمیں ہیں۔

(۱)عزیمت (۲)رخصت

(۱)عزیمت

عـزیـمـت وهـو الـتـكـلم منهم بما يوجب الاتفاق او شر عهم فی الفعل ان كان من بابه.

''عزیمت وہ ہے جس میں تمام مجتہدین متفق ہوں جوان کے کلام سے معلوم ہوگا۔''

مثال۔ جیسے سب مجتہدین یہ کہئے ۔ اجمعنا علی ہٰذا۔ یا یہ انکے افعال سے ثابت ہوگا۔

(۲)رخصت

ورخصة وهو ان يتكلم اويفعل البعض دون البعض.

''اور رخصت وہ ہے جس میں بعض مجتہدین اتفاق کریں اور بعض اتفاق نہ کریں۔''

اجماع کی اہلیت کے شرائط

(۱) مجتہد نیک وصالح ہو۔(۲) فاسق اور خواہشات کا تابع نہ ہو۔(۳) مجتہد کا صحابیؓ ہونا ضروری نہیں ہے۔(۴) مجتہد کا اہل بیت اور اہل مدینہ سے ہونا

بھی ضروری نہیں ہے۔

اجماع کے انعقاد کے شرائط

اجماع کے منعقد ہونے کے لئے ضروری ہے کہ تمام مجتہدین کا اتفاق ہو اگر کوئی ایک مجتہد بھی اختلاف رائے قائم کرے تو اجماع منعقد نہیں ہوگا۔

اجماع کا حکم

وحکمه فی الاصل ان یثبت المراد به شرعا علی سبیل الیقین.

''اور جس چیز پر اجماع منعقد ہو جائے اس سے قطعیت اور یقین کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔''

اجماع کا مراتب کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں۔

(۱) فالاقویٰ اجماع الصحابة فانه مثال الأیة والخبر.

سب سے قوی اجماع تمام صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے کیونکہ یہ اجماع آیت قرآنیہ اور خبر متواتر کی طرح ہے۔ جیسے خلافت سیدنا صدیق اکبرؓ۔

اجماع کی پہلی قسم کا حکم: **حتی یکفر جاحده** ۔ اسکا منکر کافر ہے اسی وجہ سے مشائخ بخارا و بلخ نے روافض کو کافر قرار دیا ہے۔

(۲) ثم الذی نص البعض وسکت الباقیون ۔ اجماع کی دوسری قسم وہ ہے کہ بعض صحابہ کرامؓ نے تصریح کیساتھ اور بعض صحابہ کرامؓ نے تردید سے سکوت کیا ہو۔

اجماع کی دوسری قسم کا حکم: **ولا یکفر جاحده وان کان من ادلة القطعیة.** اس کا منکر کافر نہیں ہے اگر چہ ادلہ قطعیہ سے ہو۔ مثال۔ جیسے ایک مرتبہ تین طلاقیں دینے سے تین طلاق کا واقع ہونا، حضرت عمرؓ کی تصریح سے ثابت

ہے باقی صحابہ کرامؓ نے تردید سے سکوت اختیار کیا انکار نہیں کیا۔

(۳) **ثم اجماع من بعدهم علی حکم لم یظهر فیه خلاف من سبقهم** ۔اجماع کی تیسری قسم صحابہ کرامؓ کے بعد والوں کا ہے ان امور پر جن میں صحابہ کرامؓ نے اختلاف نہیں کیا ہے۔

اجماع کی تیسری قسم کا حکم: **فهو بمنذلة الخبر المشهور یفید الطمانینة دون الیقین** ۔ یہ خبر مشہور کی طرح ہے مفید الظن ہے۔

(۴) **ثم اجماعهم علی قول سبقهم فیه مخالف.**

''چوتھی قسم کا اجماع صحابہ کرام کے بعد والوں کا ہے، اُن امور میں جن میں صحابہ کرام کا اختلاف تھا۔''

(۴) اجماع کی چوتھی قسم کا حکم: **فهو بمنزلة خبر الواحد یوجب العمل دون العلم ویکون مقدما علی القیاس** ۔ یہ خبر واحد کے حکم میں ہے اس پر عمل کرنا واجب ہے اور مفید الظن ہے اور یہ قیاس سے مقدم ہوگا۔

نقل اجماع کے لئے بھی اجماع ضروری ہے

یعنی متقدمین کا اجماع اگر اجماع کے ساتھ بطریق خبر متواتر ہم تک پہنچے تو وہ حدیث متواتر کے حکم میں ہوگا۔ اور اگر احاد کے طریقے سے پہنچے تو خبر واحد کے حکم میں ہوگا۔

البحث الرابع القیاس

قیاس کی لغوی تعریف

قیاس کا لغوی معنی ہے ''تقدیر'' اندازہ کرنا۔ اسی معنی سے اس کا فعل بھی استعمال ہوتا ہے۔

جیسے ''قس النعل باالنعل'' جوتے کا اندازہ لگاؤ جوتے کے ساتھ۔

قیاس کی اصطلاحی تعریف

تعدیة الحکم من الاصل الی الفرع بعلة متحدة بینهما.

''اصل سے فرع کی طرف حکم کو لے کر جانا دونوں (اصل اور فرع) کے درمیان علت متحدہ کے پائے جانے کی وجہ سے۔''

تشریح

اصل اس کو کہا جاتا ہے جس کی بارے میں قرآن وسنت میں کوئی نص وارد ہوئی ہو یا اجماع اس پر منعقد ہوا ہو۔ اس کو مقیس علیہ بھی کہتے ہیں۔ اور جس کو قیاس کیا جاتا ہے اس کو فرع کہتے ہیں، اور اس کو مقیس بھی کہتے ہیں۔

شرائط قیاس

قیاس کے صحیح ہونے کے لئے پانچ شرطوں کا ہونا ضروری ہے، اگر چہ پانچ شرطیں موجود نہ ہو تو قیاس کرنا صحیح نہیں ہوگا۔

(۱) قیاس نص کے مقابلے میں نہ ہو۔

(۲) قیاس سے نص کے احکام میں کوئی حکم تبدیل نہ ہوتا ہو۔

(۳) جس حکم کو اصل سے فرع کی طرف متعدی کیا گیا ہے وہ غیر معقول المعنی نہ ہو۔

(۴) تعلیل حکم شرعی کے لئے ہو حکم لغوی کے لئے نہ ہو۔

(۵) فرع پر نص وارد نہ ہوئی ہو۔

ارکان قیاس

ارکان قیاس چار ہیں۔

(۱) اصل (۲) فرع (۳) علت (۴) حکم

قیاس حکم کے اعتبار سے دو قسم پر ہیں

(۱) متحد بالنوع

ان یکون الحکم المعدیٰ من نوع الحکم الثابت فی الاصل.

''جس حکم کو فرع کی طرف متعدی کیا گیا ہے وہ حکم اصل میں ثابت ہونے والے حکم کے ساتھ نوع سے متحد ہو۔''

مثال جیسے: نابالغ لڑکے پر باپ کو نکاح کرانے کی ولایت حاصل ہے۔ اور اس کی علت صغر ہے۔ اور یہی علت صغر نابالغ لڑکے میں پائی بھی جاتی ہے۔ تو فرع (صغیرہ) کی طرف جو حکم (ولایت نکاح للاب) متعدی کیا گیا ہے، یہی حکم اصل یعنی صغیر کا بھی ہے۔ لیکن دونوں کا محل الگ الگ ہے۔

پہلی قسم متحد بالنوع کا حکم

ان لایبطل باالفرق.

''اصل اور فرع کے درمیان فرق بیان کرنے سے باطل نہیں ہوتا۔''

(۲) متحد بالجنس

ان یکون من جنسہ.

''اصل میں ثابت ہونے والا حکم کی جنس میں سے ہو۔''

مثال جیسے: لڑکی کی عقل کے ساتھ بالغ ہونا اس کے مال میں ولایت اب کے زائل ہونے کی علت ہے تو عقل کے ساتھ بالغ ہونے کی اسی علت کی وجہ سے اس کے نفس میں بھی ولایت اب کے زائل ہونے کا حکم ثابت ہو جائیگا۔ اصل اور فرع کا حکم زوال ولایت میں متحد ہے اور یہ جنس کا درجہ ہے۔

متحد بالجنس کا حکم

فسادہ بمما نعیة التجنیس.

''اس کا فاسد ہو جانا ہے تجنیس کے نہ ہونے کی وجہ سے۔''

اللھم تقبلہ منی واجعلہ سببا لھدایة امة نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلہ نافعا لطلبة العلم واغفر لمصنفہ ولکاتبہ ولشارحہ ولاساتذتھم ولوالدیھم اجمعین

☆☆☆☆☆

اسلامی عقیدہ

تاریخ کے ساتھ ساتھ

(زیرِ طبع)

جس میں عقائد اہل سنت والجماعت، اسلامی تاریخی حقائق، فرقِ باطلہ اوران کے عقائد باطلہ کو، قرآن، حدیث، اورتصریحات اکابر کی روشنی میں پرویا ہے۔

تالیف

حضرت مولانا سید عبدالمقصود اسماعیلزئی

استاذ ورفیق شعبۂ تصنیف جامعہ کنزالعلوم ہڈی مل

توحید آباد لانڈھی کراچی

مکتبہ عمرفاروق رضی اللہ عنہ

شاہ فیصل کالونی نمبر 4 کراچی نمبر 25

درسِ گلستان

گلستان سعدیؒ کے وفاقی نصاب کی جدید اردو شرح

گلستان سعدیؒ کے وفاقی نصاب کے چار ابواب کا ترجمہ، حل لغات، تشریح کو انتہائی آسان، عام فہم انداز میں حل کیا گیا ہے۔ جو امتحانات میں سو فیصد کامیابی کا ضامن ہے۔

تالیف

حضرت مولانا سید عبدالمصوّر اسماعیلزئی

استاذ ورفیق شعبۂ تصنیف جامعہ کنز العلوم ہڈی مل

توحید آباد لانڈھی کراچی

مکتبہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

شاہ فیصل کالونی نمبر 4 کراچی نمبر 25

درسِ نحو میر

درسِ نظامی کی شہرہ آفاق کتاب نحو میر کی جدید اردو شرح

سلیس عام فہم اردو ترجمہ، جامع ومختصر تشریح، ہر سبق سے متعلق تمارین، ہر سبق سے متعلق انتہائی اہم قواعد وفوائد اور ہر سبق کے آسانی کے لئے نقشہ جات کو انتہائی احسن انداز میں حل کیا گیا ہے۔

تالیف

حضرت مولانا سید عبدالمصّور اسماعیل زئی
استاذ ورفیق شعبۂ تصنیف جامعہ کنزالعلوم ہڈی مل
توحید آباد لانڈھی کراچی

مکتبۃ الحسنین
ملیر ہالٹ رفاہِ عام سوسائٹی کراچی